

کلام حصہ بیانیہ شاہ

مختصر
حالات و واقعات



کمال و الاب شاہ

معجم الشہرگفت



More Books Visit www.iqbalkalmati.blogspot.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ





حالات و اوقات

سمیع اللہ برکت

کرمائیں واللہ بک شاپ

Voice: 0423-7249515

marfat.com

بِقِصَانِ كَرْم

حضرت سید امداد حسین پیر محمد حسین شاہ بخاری

الْمَفْوِتُ حَضْرَتُ كَرْمَانَ الْمُسْلِمَةُ حَضْرَتُ كَرْمَانَ الْمَالِكِيَّةُ
أَنْسَكَلَزَهُ

شیخ زنگ ولایت
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری

مشیر طلاق

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت پیر عظیم شفیع علی شاہ بخاری



الحادي عشر

مجمع التدبر

سائیں پرست احمدی مسٹر شنبہ تی بڑھ کی

卷之三

80/-

2009 ۲۱

فہرست

صفحہ	ضمون	صفحہ	ضمون
۲۷	تذکرہ حضرت سید بلسے شاہ قادری بھنڈے رین گئی، لکے سب تارے	۹	۹ رین گئی، لکے سب تارے تذکرہ حضرت سید بلسے شاہ قادری بھنڈے
۲۹	۱ آپے پائیاں کندیاں آبائی وطن	۹	۹ آپے پائیاں کندیاں آبائی وطن
۲۹	۲ والدگرامی اپنا دس نکانا	۹	۹ والدگرامی اپنا دس نکانا
۳۰	۳ پیدائش اپنے سنج رلائیں	۱۰	۱۰ اپنے سنج رلائیں پیدائش
۳۱	۴ بچپن کا ایک واقعہ اٹھو چلے گواڑھوں یا ر	۱۰	۱۰ اٹھو چلے گواڑھوں یا ر بچپن کا ایک واقعہ
۳۲	۵ بچپن کی کرامت اک الف پڑھو	۱۱	۱۱ اک الف پڑھو بچپن کی کرامت
۳۳	۶ تعلیم اک نوڑا	۱۳	۱۳ اک نوڑا تعلیم
۳۵	۷ مرشد کامل کی علاش اماں بابے دی بھدیائی	۱۳	۱۳ اماں بابے دی بھدیائی مرشد کامل کی علاش
۳۵	۸ حضرت شاہ عنایت بھنڈے سک اک نقطے وچ گل کندی اے	۱۳	۱۳ اک نقطے وچ گل کندی اے حضرت شاہ عنایت بھنڈے سک
۳۷	۹ مرشد کی جدائی اٹھے ہور زمانے آئے	۱۷	۱۷ اٹھے ہور زمانے آئے مرشد کی جدائی
۳۸	۱۰ جسم بنا آمل یارا سارے میری	۱۸	۱۸ آمل یارا سارے میری جسم بنا
۳۹	۱۱ جلال اب ہم ایسے گم ہوئے	۱۸	۱۸ اب ہم ایسے گم ہوئے جلال
۳۹	۱۲ بلسے شاہ بھنڈے قصور میں اک حرفاً حرفاً	۲۰	۲۰ اک حرفاً حرفاً بلسے شاہ بھنڈے قصور میں
۳۹	۱۳ منہ بولی ماں بلھا! کیہ جاتاں میں کون؟	۲۰	۲۰ بلھا! کیہ جاتاں میں کون؟ منہ بولی ماں
۴۱	۱۴ تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا بلسے توں سمجھاون آئیاں	۲۱	۲۱ بلسے توں سمجھاون آئیاں تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
۴۲	۱۵ شامری بھینا! میں کندی کندی ہٹی	۲۲	۲۲ بھینا! میں کندی کندی ہٹی شامری
۴۳	۱۶ وصال پاندھیا ہو!	۲۶	۲۶ پاندھیا ہو! وصال
۴۴	الف - اللہ دل رتا میرا پانی بھر بھر کھیاں سکنے	۲۷	۲۷ پانی بھر بھر کھیاں سکنے الف - اللہ دل رتا میرا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۸	کر کتن ول دھیان کڑے	۳۵	پیتاں لکھاں میں شام نوں
۸۱	کوئی پچھو دلبر کیہے کردا؟	۳۶	تالنگھ ماہی دی جلیاں
۸۱	کیوں او ہے بہہ بہہ جھا کیدا؟	۳۷	تونہیوں ہیں، میں نا ہیں سجنًا
۸۳	کیہے بے در داں سنگ یاری	۳۸	تیرے عشق نچایا
۸۵	گھڑیاں دیونکال نی	۵۰	جس تن لکیا عشق کمال
۸۷	گھنکٹ او ہے نہ لک سجنًا!	۵۲	جند کڑکی دے منہ آئی
۸۸	ماٹی قدم کریندی یار	۵۵	جور نگ رنگیا گوہڑا رنگیا
۸۹	میری بکل دے وچ چور	۵۷	چپ کر کے کریں گزارا
۹۰	نی مل تو سہیل دیو	۵۸	چلو دیکھے اوس مستانے نوں
۹۱	مونہہ آئی بات نہ رہندی اے	۵۹	خلق تما شے آئی یار
۹۲	میں اڈیکاں کر رہی	۶۰	دل لوچے ماہی یار نوں
۹۶	میں بے قید	۶۱	ڈھلک گئی چردخ دی ہتھی
۹۶	میں تیرے قربان	۶۲	رانجھارا بجھا کر دی
۹۷	میں چوڑیڑی آں	۶۳	روزے حج نمازنی مائے
۹۸	میں سمنہردا چن چن ہاری	۶۴	سب اکورنگ کپاہیں دا
۹۹	نی مینوں لگڑا عشق	۶۶	ساؤے ول مکھڑا موڑوے پیاریا
۱۰۰	ہندو نہیں نہ مسلمان	۶۷	سیونی رل دیئو دھائی
۱۰۰	ہن کیہے تھیں آپ چھپا سیدا	۶۸	عشق دی نوئیوں نویں بہار
۱۰۲	ہن میں لکھیا سوہنا یار	۷۰	علوم بس کریں او یار
۱۰۳	چھنچھردار	۷۳	کت کڑے، نہوت کڑے
۱۰۳	ایت وار	۷۶	کتے تیھوں اتے
۱۰۴	سوموار	۷۷	کدی موڑ مہاراں ڈھولیا!

صخون	صخون
	متکل دار
۱۰۴	بدھ دار
۱۰۵	جعرات
۱۰۶	روز جمعہ
۱۰۷	بارہ ماہ حضرت بلھے شاہ علیہ الرحمۃ
۱۰۸	اسوں
۱۰۹	کائک
۱۱۰	مکھ
۱۱۱	پوہ
۱۱۲	ماگھ
۱۱۳	چاگن
۱۱۴	چیت
۱۱۵	بیساکھ
۱۱۶	جینھ
۱۱۷	حاز
۱۱۸	ساؤن
۱۱۹	بعادوں
۱۲۰	دوہرے
۱۲۱	گندھاں

حضرت سید بلیسے شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بلیسے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ تھے۔ جنہوں نے زہد و تقویٰ کشف و کرامات اور صوفیانہ شاعری کی وجہ سے شہرت دوام پائی ہے۔

1- آبائی وطن

بلیسے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی وطن علاقہ بہاولپور کا ایک مشہور گاؤں اج گیلانیاں تھا کتاب تاریخ الاصفیاء جو بلیسے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد عنایت قادری شطاری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خاندانی تصنیف ہے۔ اس میں ان کا سلسلہ نسب چودھویں پشت میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جاتا ہے۔

”تاریخ اج“ میں مولانا حفیظ الرحمن گیلانی سادات کا ذکر کرتے ہوئے بلیسے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت شیخ عبدالواہب رحمۃ اللہ علیہ فرزند حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیشوایا ہے۔

حضرت بابا بلیسے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد میں جو بزرگ سب سے پہلے 788ھ میں ملب سے آ کر اج میں آباد ہوئے۔ وہ حضرت شیخ بندگی محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

2- والد گرامی

حضرت بلیسے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت سید گنی شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ ایک درویش صفت ممتاز عالم دین تھے اور مہادت الہیہ میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نے اسلام کی سر بلندی کے لئے خاندانی روایات کو برقرار کیا۔

3-پیدائش

حضرت بلھے شاہ محمد علیہ السلام کی ولادت 1680ء بمقابلہ 1091ھ میں ہوئی۔ خوش نصیب والدین نے اپنے لخت جگر کا نام عبداللہ شاہ رکھا۔

4-بچپن کا ایک واقعہ

موضع انج گیلانیاں میں حضرت بلھے شاہ محمد علیہ السلام نے بچپن کی پہلی چھ بھاریں گزاریں۔ اسی عمر میں آپ کے انداز طبع سے حب الہی کے آثار ہو یہاں ہونے لگے تھے جو اہل بصیرت کے نگاہوں سے چھپے نہ رہے۔

ایک دن آپ اپنے اہم جولیوں کے ساتھ گاؤں سے باہر کھیل کوڈ میں مشغول تھے۔ اور چینا کا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ اس زمانہ میں چینا اور سوانک کا ناج عام پیدا ہوتا تھا اور اس کے دانے کوٹنے اور چھڑائی سے الگ کئے جاتے تھے۔ چونکہ یہ غذائی اجناس تھیں۔ اس لئے کھانے میں استعمال ہوتی تھیں۔ دیہاتی تفریح طبع کے مشاغل بھی ان کی جھلک پائی جاتی تھی۔ اور ان کے نام لوگ گیت کا روپ دھار چکے تھے۔ آج کل بھی شہری تہذیب سے نا آشنا در دراز علاقوں میں ان روایات کا نشان ملتا ہے غرض حضرت بلھے شاہ محمد علیہ السلام بھی ان تفریحات میں مصروف تھے کہ ان کے والد محترم انہیں تلاش کرتے ہوئے ادھر آنکے انہوں نے دیکھا کہ معصوم بچہ ہاتھ میں تسبیح لئے یہ گیت گا رہا تھا۔

لوکاں دیاں بپ مالیں تے بابے دا جب مال
ساری عمر اماں پھیری اک نہ کھٹھا وال
چینا انچ چھیڑندا

(لوگوں کا مال کھاتے رہے اور جو کچھ اللہ نے دیا وہ بھی خود کھالیا۔) یعنی راہ خدا میں خرچ نہ کیا ایسی حالت میں ساری عمر تسبیح پھیرتے رہے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوا

یعنی اللہ کی خوشنودی سے محروم رہے۔

رمزناس باپ نو عمر گوشہ جگر کے عارفانہ طفر سے بہت متاثر ہوئے اور وجد میں آکر جھومنے لگے معرفت کی یہ پہلی چنگاری تھی جس نے معصوم دل کی کائنات میں روحانیت پیدا کی۔

اُج گیلانیاں میں حضرت سید شاہ محمد بن علیؒ کے لئے حالات کچھ سازگار نہ رہے اور بعض مجبور یوں کو بنا پر انہیں ترک وطن کرنا پڑا اچتا نچہ آپ نے گھر کا اتنا یہ سینا امل و عیال کو ساتھ لیا اور کسی نئے مقام کی علاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ساہیوال کی سر زمین نے خستہ حال کنبہ کا خیر مقدم کیا۔ مہاجرین کو ایک گاؤں ملک وال پسند خاطر ہوا۔ لوگ اچھے اور متواضع دکھائی دیئے۔ پس وہیں بودو باش اختیار کر لی۔ آہستہ آہستہ ان کے علم و فضل کا جھر چاہوا تو وہ ہر دلعزیز ہو گئے۔ وہاں انہیں ہر طرح کی سہوتیں اور آستائیں حاصل تھیں اور ان کی نیک شہرت نواحی علاقوں میں بھی پھیل گئی تھی۔

ملک وال کے نواحی ایک گاؤں تکوڑی واقع تھا جس کے قریب ہی ایک اور گاؤں پانڈو کے بھٹی نیانیا آباد ہوا تھا۔ جسے ایک شخص پانڈو چودھری نے بوی محنت و کاوش سے بسایا تھا۔ جب اسے سید غنی شاہ محمد بن علیؒ کی علیت اور درویشی کا معلم ہوا تو چودھری پانڈو فوراً ملک وال آگیا۔ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہا مدعی عرض کیا۔ شاہ صاحب مان گئے اور امل و عیال سیست ملک وال کو چھوڑ کر پانڈو کے بھٹی میں آباد ہو گئے۔

پھر حضرت سید شاہ محمد بن علیؒ نے نئی مسجد میں قرآنی تعلیمات کا سلسلہ شروع کر دیا اور فرائض امامت ادا کرنے لگے جس سے پانڈو کے بھٹی ایک دینی مرکز بن گیا۔

5- بچپن کی کرامت

حضرت بلحے شاہ عیاذ اللہ کا اس وقت تو کپن کا عالم تھامویشیوں کی دیکھ بھال آپ کے سپرد تھی۔ آپ ہر روز انہیں گاؤں سے باہر چڑا گا ہوں میں لے جاتے اور شام کو واپس لے آتے تھے۔

ایک دن حسب معمول حضرت بلے شاہ مخدوم نے مویشیوں کو چراغاہ میں چھوڑ دیا خود ایک درخت کے سایہ میں استراحت کی غرض سے لیٹ گئے اور جلد ہی گہری نیند سو گئے۔

اسی اشناہ میں مویشی چرتے ہوئے چہاگاہ سے باہر نکل کر قریب ہی چینا کے ایک کھیت میں گھس گئے اور فصل کو اجاز نہ لگے۔ کھیت کے مالک جیون خان نے دور سے جو یہ ماجرا دیکھا تو غصے سے آگ بگولا ہو گیا دوڑا دوڑا آیا۔ ادھر ادھر دیکھا چردوا ہے کی تلاش میں اس درخت کے قریب پہنچ گیا جہاں حضرت بلحے شاہ عین اللہ پر خواب تھے لیکن وہ یک دم یہ منظر دیکھ کر خوف زدا ہو گیا کہ ایک بڑا ناگ اپنے پھن سے حضرت بلحے شاہ عین اللہ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور وہ بے حس و حرکت پڑے ہیں۔

جیون خان سمجھا کہ ناگ نے ان کا خون پیا ہے۔ جس سے ان کی موت واقع ہو گئی ہے۔ وہ پریشان حال تیزی سے گاؤں گیا اور ان کے والد بخنی شاہ محمد عین اللہؒ کو بتایا کہ ان کا بیٹا جنگل میں درخت کے نیچے مردہ پڑا ہے۔ شاہ صاحب عین اللہؒ نے کہا اس کس نے قتل کیا تو جیون خان نے کہا کہ قاتل پاس ہی بیٹھا ہے آپ خود جا کر دیکھ لیں۔

شاہ صاحب صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسلم اور گاؤں کے دوسرے لوگ جیون خان کے ساتھ جائے تو عہ پر پہنچے اور یہ منظر دیکھا تو وہیں ٹھہر گئے مگر شاہ صاحب آگے بڑھ آئے۔ ناگ آہٹ پا کر بھاگ گیا اور حضرت بلسے شاہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسلم بیدار ہو کر اٹھ بیٹھے۔

شادِ صاحب پیار بھرے لہجہ میں بیٹے سے مخاطب ہوئے اور کہا "دیکھو بیٹا ہم

پرنسی ہیں لوگ تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم نے ہری بھری فصلوں کو اجازہ دیا ہے۔

حضرت بلسے شاہ مختار نے کہا: میں نے کسی کی فصل بتا نہیں کی۔

اب شاہ صاحب نے جیون خان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ کہتے ہیں کہ ان کی چینا کی فصل بالکل بر باد ہو گئی ہے۔ بیٹھے نے جواب دیا کون کہتا ہے آپ چل کر دیکھ لیں اس پر جیون خان لوگوں کو کمیت کے پاس لے گیا مگر یہ دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ فصل پہلے سے بھی زیادہ سر بز شاداب کمزی تھی اور جائی کی کوئی علامت نظر نہ آئی تھی۔

جیون خان کو حضرت ہوئی کہ اُجڑی ہوئی کمیت پھر کیسے اصلی بلکہ بہتر حالات پر آگئی اسے اس میں حضرت بلسے شاہ مختار کی کرامت نظر آئی اس سے پہلے وہ ناگ کامندر دیکھ چکا تھا لہذا اس وقت سے وہ حضرت بلسے شاہ مختار کا معتقد ہو گیا۔

6-تعلیم

بعض تذکروں کے مطابع سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے مسجد کوٹ قصور میں دری تعلیم حاصل کی اور آپ کے معلم خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ قصوری ایک جید عالم و فاضل تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مشہور عالم کتاب ہیر کے مصنف حضرت سید وارث شاہ مختار نے کبھی اسی عظیم استاد کے سامنے زانوئے ادب نہ کیا تھا۔ گویا حضرت بلسے شاہ مختار اور حضرت وارث شاہ مختار ایک ہی استاد کے ہونہا رشا گرد تھے۔ دونوں سخیزہ ملم کے سافر تھے لیکن ان کی منزلیں جدا ہدایتیں۔

بہر حال حضرت بلسے شاہ مختار علوم ظاہری سے فارغ ہوئے تو ان کے ذوق بسیرت کو اور بھی جاٹی۔ وہ مرتبی فارسی اور ہندی میں کافی درس رکھتے تھے۔

فضل استاد نے اپنے شاگردوں کو فارغ کرنے کے بعد بھی یاد رکھا جیسا کہ

ایک موقع پر وہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

”مجھے 2 شاگرد عجیب ملے ہیں ایک بلحے شاہ ؐ جس نے علم حاصل کر کے سارنگی پکڑ لی، دوسرا اور ث شاہ جو عالم بن کر ہیر را بخوا کے گیت گانے لگا۔“

حضرت بلحے شاہ ؐ نے بعد بھی اپنے استاد سے تعلق قائم رکھا اور جب وہ مستقل طور پر قصور آگئے تو کبھی کبھار ان کی خدمت میں آداب بجا لاتے تھے۔

7- مرشد کامل کی تلاش

دری تعلیم حضرت بلحے شاہ ؐ کو مطمئن نہ کر سکی۔ آپ کی نگاہ بصیرت حقیقت کی متلاشی تھی اور آپ کسی مرشد کامل کا دامن تھامنا چاہتے تھے۔ جو توحید کی سے انہیں سرشار کر دیتا۔

اس زمانہ میں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری ؐ لا ہور میں مسند ولادیت پر جلوہ افروز تھے۔ آپ پہلے قصور میں اشاعت اسلام میں مصروف رہے اور عوام کو نیک کاموں کی تلقین و ہدایت کرتے رہے پھر لا ہور تشریف لے آئے اور بقیہ زندگی یہیں گزاری۔

حضرت شاہ عنایت قادری ؐ کے زہد و تقدس کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ قلبی اور روحانی سکون کے طالب آپ سے فیض پاتے تھے حضرت بلحے شاہ ؐ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ درفتانی الشیخ کی منزل تک پہنچ گئی۔

8- حضرت شاہ عنایت ؐ تک

حضرت شاہ عنایت قادری ؐ تک حضرت بلحے شاہ ؐ کی رسائی کا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ مرشد کامل کی تلاش میں سرگردان پھر

رہے تھے تو ایک دن آرام کی خاطر کسی درخت کے سفیدے سایہ میں لیٹ گئے کچھ
تمکے ماندے تھے نیندا آگئی۔ عالم میں خواب میں آکو اپنی پانچویں پشت کے بزرگ
حضرت سید عبدالحکیم بھنڈا کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے پیاس کی حاجت ظاہر کی آپ
نے دودھ کا بھرا ایک پیالہ پیش کیا۔ انہوں نے تموز اساخود پیا۔ باقی آپ کو پلایا۔
جس سے آپ کا سینہ نور بصیرت سے بھر گیا پھر آپ کے حق میں دعا فرمائی نیز ہدایت
کی کہ کسی مرشد کامل کی اطاعت اختیار کرو۔

آپ جب بیدار ہوئے تو مگر آکر والد بزرگوار کی خدمت میں سارا ماجرا بیان
کیا۔ انہوں نے کہا تمہیں انہی کا دامن کپڑ لیتا چاہیے تھا۔ رات کو پھر اسی بزرگ کی
زیارت ہوئی انہوں نے اپنا مدعا عرض کیا تو بزرگ نے حضرت شاہ عنایت
 قادری بھنڈا کی بیعت کرنے کی بشارت دی۔

اب بے چین بیٹے نے شفیق بادپ سے لاہور جانے کی اجازت مانگی جو انہیں فورا
مل گئی لیکن ساتھ ہی نصیحت ہوئی مرشد کی بارگاہ میں ادب و احترام اور مجموذ اکساری
کے ساتھ رہنا۔

حضرت بلیسے شاہ بھنڈا سفر پر روانہ ہوئے تو دل میں خیال گزرا کہ عالی نب
ہوں مرشد کو سایہ عاطفت میں جگہ دینے میں کیا عذر ہو گا غرض کہ لاہور کنٹ گئے اور
حضرت شاہ عنایت بھنڈا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے (حضرت شاہ عنایت بھنڈا و نجی
مسجد بھائی دروازہ کے امام تھے اور حرف مدعا زبان پر لائے۔

مولوی صاحب نے شاگردی کے طالب سے کہا آپ تو خاندانی سید ہیں۔ میں
باغبان کا بیٹا ہوں جسہیں کیا دے سکتا ہوں۔

حضرت بلیسے شاہ بھنڈا بہت نادم ہوئے اور تن من سے اپنے تیس ان کے پر دکر
دیا شاہ عنایت بھنڈا آپ کے خلوص سے بے حد تاثر ہوئے بیعت لی اور انہیں اپنے

فیض سے نوازا۔

بیعت کے بعد مرشد نے آپ کو حکم دیا کہ وہ جا کر ریاضت کریں آپ نے بسرو
چشم اس ارشاد کی تعمیل کی اور دریائے چناب کے نواح میں یادِ الہی اور ونطائف میں
مستغرق رہنے لگے حتیٰ کہ کھانے پینے کی سدھ بدھ نہ رہی بعض دفعہ تو نوبت یہاں تک
پہنچ جاتی کہ درختوں کے پتے کھا کر گزر اکرتے تزکیہ نفس سے آپ کے قلب و نظر کو
جلامی جس سے آپ عرفان کی چوٹیوں پر پہنچ گئے۔

حضرت بلحیث شاہ مخدوم نعیمہ کلام بڑے ذوق و احترام سے سنتے تھے ایک دن
آپ نے حضرت داتا گنج بخش مخدوم کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ وہاں تین
عاشقان رسول سے ملاقات ہوئی۔ چوتھے آپ شامل ہو گئے ہر ایک نے حضور سرورِ دو
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اپنی اپنی زبان میں ہدیہ عقیدت پیش کیا ایک
ایک قطعہ ملاحظہ ہو۔

کشف الدجی بحوالہ	بلغ العلی بحوالہ
صلوا علیه والہ	حسنۃ جہیم خصالہ

دوسرے نے خارج عقیدت پیش کیا۔

وصلی اللہ علی نور کزو شد نور ہا پیدا
زمیں از حب اور ساکن فلک و رعشت او شیدا
تیرا عاشق رسول اس طرح نعت خواں ہوا

بطھا کا باشی من موہن جا عرش پ آئیو آن میں
اپ کا سے کھوں میں اے ری سکھی جو دھوم تھی کون و مکان میں
جب وہ موہن انمول اٹھا مکھ پ سے پردہ کھول اٹھا
لو لاک لماتب بول اٹھا اس اُمی لقب کی شان میں

حضرت بلیسے شاہ مسیح نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ پیش کیا
 ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بازار
 پیارا پہن پوشائی آدم اپنا نام دھرایا
 احمد تے بن احمد آیا غبیاں دا سردار
 ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بازار
 اس محفل میں پاک سے حضرت بلیسے شاہ مسیح گھر لوئے تو بدن کے ہر رُگ و پے
 میں حب رسول سماں ہی تھی اور وہ دیار حبیب کی زیارت کے لئے بے چین ہو رہے تھے۔

حضرت بلیسے شاہ مسیح کو ایک دفعہ جب رسول ﷺ نے اتنا بے تاب کیا کہ ان
 کا جی چاہا یک دم مدینہ منورہ جا کر روضہ اقدس سے جا پیوں، آخر مرشد کامل شاہ و
 عنایت مسیح کی خدمت میں اپنا دعا بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیوں جاتے ہو
 حضرت بلیسے شاہ مسیح نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:
 لَئِنْ زَادَ قَبْرَنِي فَكَانَتَا رَأْنِي حَمَّا۔

حضرت بلیسے شاہ مسیح مرشد کی خدمت میں خبر گئے۔ تیرے روز خواب میں
 سرورد دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

جب آنکھ کھل گئی تو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نماز تہجد ادا کر کے مراقبہ
 میں بیٹھے ہوئے تھے ایک لمحے کے بعد سر اٹھایا اور فرمایا: اب تمہارا مقصد حل ہو گیا
 حضرت بلیسے شاہ مسیح یا زمانہ مرشد کے قدموں پر گرفتار ہو گئے۔

9-مرشد کی جدای

حضرت بلیسے شاہ مسیح کو اپنے مرشد شاہ عنایت قادری مسیح سے بے انتہا
 عقیدت تھی۔ ہر وقت ان کی خدمت میں حاضر رہتے اگر کبھی کچھ عرصہ کے لئے جدا کی
 ہوئی تو عالم رو یا میں زیارت ہو جاتی تھی۔

10-چشم بنيا

ایک دفعہ علاقہ پانڈو میں قحط پڑ گیا۔ لوگ تنگ دست ہو گئے۔ حضرت بابا بنھے شاہ حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ نے اعلان کیا کہ وہ اپنے ڈیرے کا فرش اونچا کرنا چاہتے ہیں جو شخص دن بھر مٹی ڈالے گا اسے دو آنے یومیہ اجرت ملے گا چنانچہ بہت سے لوگ یہ کام کرنے لگے۔

آپ ہر روز شام کو مصلے کے نیچے سے رقم نکال کر تقسیم کر دیتے۔ ایک رات دو آدمی آئے اور مصلے کے نیچے سے نقدی تلاش کرنے لگے لیکن بسیار کوشش کے باوجود کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن وہ حسب معمول مزدوروں کے ساتھ مٹی ڈالتے رہے۔ شام کو حضرت بلھے شاہ حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ نے ان دو آدمیوں کو چار چار آنے دیئے جس پر دوسرے آدمیوں نے وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا یہ بیچارے رات بھی مٹی کھوتے رہے ہیں۔ اس لئے یہ دگنی مزدوری کے مستحق ہیں۔ وہ آدمی دل میں بہت پشیمان ہوئے۔

11-جلال

موضع پانڈو کے ہی میں حضرت بلھے شاہ حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ کے والدین نے سفر آخرت اختیار کیا۔ دو ہمشیر گان نے بھی یہیں داغ مغافرت دیا۔ صرف ایک بڑی ہمشیرہ خاندان کی نشانی رہ گئی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب شہنشاہ اور نگ زیب عالم گیر جنت کو سدھا رچکے تھے اور مطیع حکومتیں حکمرانی کے خواب دیکھ رہی تھیں۔ سکھوں نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پنجاب میں اپنی طاقت بڑھانے لگے۔

سکھوں کا ایک بڑا جتھہ ملتان پر حملہ کے لئے بڑھ رہا تھا۔ جب اس لشکر نے پانڈو کے قریب پڑا تو ایک سکھ سپاہی دو تین یوم کی رخصت لے کر اپنے قربی گاؤں کو روانہ ہوا۔ پانڈو کے راستہ میں پڑتا تھا وہ گھوڑے پر سوار گاؤں کے پاس سے گزر ا تو چند نوجوانوں نے برآنا کیونکہ بالعموم سوار مسافر احتراماً آبادیوں میں سے اتر

کر گزرتے ہیں۔ انہوں نے سپاہی کو ٹوکا۔ بات تکرار کچھ پہنچی اور ہاتھا پائی تک نوبت آئی۔ سپاہی کی کچھ پٹائی بھی ہوئی۔ حضرت بلیسے شاہ مسیح علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے بیچ پھاؤ کر کے سپاہی کو چھڑایا۔ اسے گاؤں کی حد سے باہر لے گئے اور گھوڑے پر سوار کر کے وداع کر دیا۔

واپس آئے تو لوگ ان پر سخت ناراض ہوئے اور اشتعال پر اتر آئے۔ چودھری پانڈو اور اس کے بھائی سدھار کی اولاد نے آپ پر اینٹ روڑے بر سارے جس سے آپ زخمی ہو گئے۔ چودھری پانڈو نے بھی ہجوم کی حوصلہ افزائی کی مگر اس کا داماد شیخو جو حضرت بلیسے شاہ مسیح علیہ السلام کا بڑا معتقد تھا آڑے آیا اور مفسدوں کے ہاتھوں سے انہیں چھڑایا۔ حضرت بلیسے شاہ مسیح علیہ السلام واقعہ سے رنجیدہ ہوئے اور گاؤں چھوڑ کر ایک قریب موضع دفتود میں رہنے لگے۔

اب پانڈو کے لوگ اپنی حرکت پر پیشان ہوئے۔ چودھری پانڈو۔ اس کا بھائی سدھار اور داماد شیخو آپ کو منا کر واپس بلانے کے لئے پہنچے۔ آپ نے انکار کیا۔ انہوں نے زبردستی لے جانا چاہا اور بازوؤں سے کپڑ کر کھینچا اس پر آپ جلال میں آگئے اور فرمایا،

بلھا جے توں غازی بنائیں لک بندھ ٹکوار
پہلوں رنگڑ پانڈو کے مار کے پچھوں کا فرماں
اُجز گئے پانڈو کے نگھر سمیا سدھار
دسدا رہے شیخو پورہ گھلی رہے بھار

اللہ کے پیارے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ قہر الہی بن گئے۔ سکھ سپاہی رخصت گزار کر جتھے میں واپس پہنچا تو اس نے جتھیداروں کو آپ بتی سنائی چنانچہ سارا لفکر میش میں آگیا اور مہمان جانے کی بجائے پانڈو کے پر امدا آیا۔ سپاہیوں نے گاؤں

کولوٹ لیا اور آبادی کو تغیر کر دیا۔

12- بلھے شاہ عہد قصور میں

بلھیا قصور بے دستور اد تھے جانا بنیا ضرور
نہ کوئی پن نہ دان ہے نہ کوئی لاگ دستور
لیکن وہاں (مرشد کے حکم سے) مجھے ضرور جانا پڑا ہے وہاں نہ کوئی نیک کام کرتا
نہ کوئی سخاوت کرتا ہے اور نہ ہی کوئی آئین نافذ ہے۔

آپ مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حکم ہوا کہ اب قصور میں قیام کرو۔
آخر حضرت بلھے شاہ عہد ہمیشہ کو ساتھ لے کر قصور آگئے اور شہر سے باہر ایک
تالاب کے کنارے ڈریہ جمادیا۔ یہ تالاب آج کل ریلوے سٹیشن کے قریب ہے۔
آپ کے دو شاگرد حافظ جمال اور سلطان احمد مستانہ بھی ساتھ تھے۔

حضرت بلھے شاہ عہد کے میان کا بھی چرچا ہونے لگا۔ آپ بیشتر وقت عبادت
اللہی میں گزارتے۔ گریہ زاری کرتے رہتے اور اکثر خاموش رہتے پھر لنگر کا انتظام ہو
گیا اور محفلِ سماع بھی گرم رہنے لگی جس سے عقیدت مندوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔

13- منه بولی ماں

آہستہ آہستہ حضرت بلھے شاہ عہد کی شہرت قصور کے حکمران پٹھانوں کے
ایوانوں تک جا پہنچی۔ محلات میں ایک ادھر عمر بیوہ تھیں۔ وہ بڑے اہتمام کے ساتھ
قیمتی تحائف لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت بلھے شاہ عہد عالم شباب
میں تھے۔ مردانہ جمال سے چہرہ دمک رہا تھا۔ خاتون دل ہی دل میں فریفہتہ ہو گئیں۔
آپ ان کی قلبی کیفیت کو پا گئے۔ جب وہ سامنے آئیں تو آپ نے منه پھیر
لیا۔ وہ اس طرف ہوئیں تو آپ نے رخ دوسری طرف کر لیا۔ اس پر خاتون نے بے
اعتنائی کی وجہ پوچھی اور ساتھ ہی اپنا حسب و نسب فخر کے ساتھ بیان کیا۔ آپ نے

فرمایا آپ کا نذر انہ اس وقت قبول ہو گا جب آپ مجھے اپنا بیٹا سمجھیں اور میں آپ کو والدہ کہوں۔ خاتون کا دل صاف ہو گیا اور اس نے بر طلاق کہا کہ میں تمہاری ماں ہوں اور تم میرے بیٹے۔

منہ بولی ماں نے بیٹے کا باہر رہنا گوارانہ کیا۔ اندر وون شہر آپ کے لئے شاندار دو پختہ مکانات تعمیر کروائے اور آپ نے وہاں رہائش اختیار کر لی مگر آپ صرف ایک جگہ میں قیام کرتے تھے۔ باقی جگہ مریدوں کے تصرف میں تھی۔ باہر ڈیرے کے لئے بھی ایک مربع زمین مل گئی جہاں آپ حاضرین کو بصحتیں فرماتے۔ حاجت مندوں کے لئے دعائیں مانگتے اور ساعت سے محفوظ ہوتے۔

14- تیرے عشق نجایا کرتھیا تھیا

حضرت بلیسے شاہ مہنگا کو اپنے محترم استاد مولا نا حافظ غلام مرتضی سے بھی خاصا لگاؤ تھا اور ان کی خدمت یعنی سعادت سمجھتے تھے۔

ایک بار حافظ صاحب کی ایک دختر نیک اختر کی تقریب عربی تھی۔ حضرت بلیسے شاہ مہنگا بھی مدعو تھے۔ آپ کو مہمانوں کی خدمت پر مأمور کیا گیا۔ شاگرد کی حیثیت سے آپ نے جملہ انتظامات میں نہایت خلوص اور تن دعی سے حصہ لیا۔ مہمانوں کی اتنی کثرت تھی کہ ایک لمحہ کی بھی فرصت نصیب نہ ہوئی۔

اتفاق سے اس دن آپ کے روحاںی مرشد حضرت شاہ عنایت لاہوری مہنگا کے حقیقی سچیجے اور داماد مولوی ظہور محمد صاحب خاص طور پر لاہور سے ملنے آئے۔ مولوی ظہور محمد صاحب اپنے خرے روحاںی سلسلہ تکذیبی رکھتے تھے اور اس لحاظ سے حضرت بلیسے شاہ مہنگا کے ہیر بھائی بھی تھے۔

حضرت بلیسے شاہ مہنگا کو مہمان خصوصی کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اپنے ایک درویش کو ہدایت کی کہ ان کی خاطر مدارت میں کوئی کسر نہ اٹھا کر جائے اور فرمایا کہ

مہمانوں سے فارغ ہو کر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

اتفاق سے حضرت بلحے شاہ عزیز اللہ تمام رات شادی کے کام سے فرصت نہ پا سکے۔ ادھر مولوی ظہور محمد صاحب اپنی جگہ ہمہ تن منتظر ہے۔ باہمی التفات کی بناء پر انہیں پوری توقع تھی کہ حضرت بلحے شاہ عزیز اللہ ضرور ملنے آئیں گے مگر وہ نہ آئے تو قدرتی طور پر وہ مایوس ہو گئے۔

صحیح ہوئی تو مولوی ظہور محمد صاحب بلا اطلاع لا ہور واپس چلے گئے اور اپنے خسر سے حضرت بلحے شاہ عزیز اللہ کی بے اعتمانی کی شکایت کی اور یہ تاثر دیا کہ انہوں نے غرور و تکبر کی وجہ سے مجھ سے ملنا کسر شان سمجھا۔ حضرت شاہ عنایت عزیز اللہ نے بھی اپنے چہیتے شاگرد کی غیر متوقع بے رخی کو سخت ناپسند کیا اور جلالت میں آکر حضرت بلحے شاہ عزیز اللہ کو اپنے روحانی فیض سے محروم کر دیا۔

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ حضرت بلحے شاہ عزیز اللہ نے فوراً محسوس کر لیا کہ ان کا دامن مرشد کے فیض سے خالی ہو چکا ہے چنانچہ آپ نے شادی کے کام دھندوں کو چھوڑا۔ اپنے ڈیرے پر آئے۔ درویشوں کو جمع کیا اور مستانہ سے خفا ہوئے کہ مہماں کو جانے سے کیوں نہ روکا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نور کے ترکے ہی کسی کو خبر دیئے بغیر چلے گئے۔ حضرت بلحے شاہ عزیز اللہ نے اپنے ڈیرے کا انتظام مستانہ کے سپرد کیا اور قصور کو کچھ عرصہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔

بڑی دقتوں کے بعد آپ اپنے مرشد شاہ عنایت عزیز اللہ کے شطاری سلسلہ کے بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری کے مقبرہ پر حاضر ہوئے جو قلعہ گوالیار میں واقع ہے اور قریب ہی نامور راگی تان سین کا مرقد بھی ہے۔ خواب میں آپ کو شیخ محمد غوث گوالیاری کی زیارت ہوئی جنہوں نے آپ کو عرفان کی دولت بخشی اور تان سین کی قبر پر بیرونی کے ڈھائی پتے کھانے کی ہدایت فرمائی۔

صحیح آپ نے حسب فرمان تاں میں کی قبر پر درخت سے پتے کھائے جس سے آپ میں موسیقی کا کمال پیدا ہو گیا اور آپ کی طبیعت کو سکون حاصل ہوا۔
گوالیار سے آپ قصور آئے اور ایک دن تھہر کر لا ہور چلے گئے۔ وہاں ان قولوں سے ملے جو حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی مخالف میں عارفانہ کلام گایا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں بتایا کہ آپ مغینہ کے بھیس میں اپنے پیر کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

قولوں نے حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے فرضی ہندوستانی مغینہ کے فن موسیقی کی بہت تعریف کی اور پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ بولے، ہم اس مغینہ کو خوب جانتے ہیں اور جمعہ کے دن ساعت کی اجازت دی دی۔

حضرت بلحے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے۔ جمعہ کے روز آپ نے مغینہ کا بھیس بدلا اور قولوں کے ساتھ مرشد کی مخالف میں جا پہنچ۔ مرشد کے فراق میں آپ نہ ہال ہو چکے تھے۔ قدم بوی کی تمنا نے بے کل کر دیا تھا جن مصائب کے ساتھ روٹھے پھر کو منانے کے لئے ہندوستان کا سفر کیا تھا۔ اس سے آتش شوق اور بھی بھڑک انہی تھیں۔

اس پر موسیقی کے فیض نے کلام میں سوز و درد کوٹ کوٹ کر بھر دیا اور بول کو جادو اثر بنادیا تھا پھر مرشد کو جلد از جلد منانے کا خیال بھی دل میں چکلیاں لے رہا تھا لہذا آپ نے ایسے درد بھرے لہجہ میں گانا شروع کیا کہ ساری مخالف تھیں و آفرین کی صداؤں سے گونج انہی۔ خود سازندوں نے بھی دل کی اس قدر گہرا ایسوں سے نکلے ہوئے بول کبھی نہیں نئے تھے۔

آپ نے مخالف کا یہ رنگ دیکھا تو آپ اصل مقصد کی طرف آئے اور اپنی شہور کافی گانا شروع کر دی۔

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
 جھب دے بوہریں آ طپیا
 عشق ڈریہ میرے اندر کیتا
 بھر کے زہر پیالہ پیتا

وچ انتظاری تیری رہیا
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
 جھب دے بوہریں آ طپیا نہیں تاں میں مر گیاں
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
 بلھا شاہ عنایت آئے میرے بوہے شکر کیتا اج اوہ میرے ہوئے
 میں بھل گیا تیرے نال نہ گیا
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
 جب آپ کافیاں گاچکے تو حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ نے مغنیہ سے پوچھا تو بلھا
 ہے۔ آپ نے کہا میں بلھا نہیں بھلا ہوں یعنی بھولا بھٹکا ہوا ہوں۔
 پیر نے آپ کو گلے سے لگالیا۔ معرفت کا چھیننا ہوا خزانہ واپس کر دیا اور کہا کہ
 اب یہ تمہاری مستقل دولت ہے۔ اسے کوئی نہیں چھینے گا۔

15-شاعری

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کے عظیم المرتب شاعر تھے۔ ایک طرف ان
 کی ذات فیوض و برکات کا سرچشمہ تھی تو دوسری طرف ان کی شاعری اپنے اندر اثر و
 تاثیر اور سوز و گداز کا ایک خزانہ لئے ہوئے تھی۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس میں اپنا
 دل نکال کر کھدیا ہے۔ ان کا ہر شعر روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے اور دل کی پہنائیوں

میں اتر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے پاکیزہ نغموں سے بخوبی کے گاؤں، قبیلے اور شہر گونج آئے۔ ان کی شاعری کی شہرت اپنے دہن سے نکل کر دور دور پھیلی۔ بلے شاہ بُنیندہ کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے تعلیم یا فنا طبقہ بھی لطف انداز ہوتا ہے اور ناخواندہ طبقہ بھی، ان کے اشعار میں لذت محسوس کرتا ہے۔

حضرت بلے شاہ بُنیندہ پنے چیر کوفتافی اللہ کا مقام دیتے ہیں۔

محلیاً شوہ دی ذات نہ کائی
میں شوہ عنایت پایا ہے
(اے محلیا اللہ کی کوئی ذات نہیں ہے اور مجھے اپنے چیر عنایت شاہ میں
اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے)

جگ فانی جھکڑا حمیدا اے
نہ تیرا اے نہ میرا اے
بان مرشد راہبر کیہدا اے
لب پر ہر وقت چیر کا نام جاری ہے۔

عنایت دم دم ہال چماریا
سانوں آ مل یار پیاریا
وحدت کے دریا میں چیر نے ناخدائی کی۔

جد میں سبق عشق دا چڑھیا
دریلہ دیکھے وحدت دا دریا
سمسن گھیرائی دے دع اڑیا
شاہ عنایت لایا پار
حضرت بلے شاہ بُنیندہ کا کلام توحید باری تعالیٰ فنا فی اللہ، وحدۃ الوجود اور
ہر ادست کی تفسیر ہے۔

حضرت بلے شاہ بُنیندہ عشق اللہ کو دشوار گزار منزل سمجھتے تھے کیونکہ شان کبریائی
بڑی بے نیاز ہے۔ وہاں بڑی سے بڑی قربانی اور نیک کمائی کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔

بھروسہ کی آشنائی دا
ذر لگدا ہے پروا ہی دا
ابراہیم چنا دع پائیجہ
سلیمان نوں بھٹھ جھکائیجہ

یوس مچھلی توں نگلا یو پھر یوسف مصر دکائی دا
اللہ سے محبت کا بھروسہ نہیں۔ اس کی شان بے نیازی سے ڈرگتا ہے۔ اس نے
ابراہیم کو آگ میں ڈالا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھٹی میں ایندھن ڈالا۔
حضرت یوس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا اور حضرت یوسف علیہ السلام جیسے صاحب
جمال مصر کے بازار میں فروخت ہوئے۔
توحید کا نکتہ وحدت خیال میں مضمر ہے۔ کثرت علوم میں نہیں۔

الف اللہ نال رتا دل میرا
مینوں ”ب“ دی خبر نہ کائی
میرا دل (یعنی وحدت سے بھرا ہے۔ مجھے ”ب“ یعنی دوسرے حرف کی
ضرورت نہیں۔

وحدانیت اور یکتا نی کا سبق صرف الف (احد) سے ہی مل سکتا ہے۔
علوم بس کریں او یار
اکو الف تیرے درکار
علم نہ آدے وچ شمار

16-وصال

آپ کا وصال ۱۸۱۰ء کے بعد ہوا اور آپ کو قصور میں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار
قدس قصور میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ رب العزت کی ذات اقدس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درِ اقدس کی خاک کے
صدقے ہم سب کی پریشانیاں اور مشکلیں آسان فرمائے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ
اللہ میں قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)

الف - اللہ دل رتا میرا

الف - اللہ دل رتا میرا
مینوں "ب" دی خبر نہ کائی

ب - پڑھیاں کجھ سمجھنے آؤے

الف لذت دی آئی

ع تے غ دا فرق نہ جانتاں
ایہہ مغل الف سمجھائی

بلصیا ! قول الف دے پورے

جیہوے دل دی کرن صفائی

(کلام بلصیا شاہ ازندہ احمد ص ۲)

رین گئی، لٹکے سب تارے

رین گئی، لٹکے سب تارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

آوا گون سلئیں ڈیرے
ساتھ تیار مسافر تیرے

اب جے نہ سینیوں کوچ نقارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

کر لے آج کرن دا ویرا
بُہڑ نہ ہوی آون تیرا

ساتھ تیرا چلو چل پیارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

آپو اپنے وطن کو دوڑے
کیا سردھن کیا نزدھن پیارے
لاہا نام لے لئیو سنجرے
اب تو جاگ مسافر پیارے
موتی ' چوتی ' پارس ' پاسے
پاس سمندر ' مرو پیاسے

کھول اکھیں ' اٹھ بوه بیکارے
اب تو جاگ ' مسافر پیارے
باہا ! شدہ دی پیری پڑیے
غفلت چھوڑ کجھ حیله کریے

مرگ جتن بن کمیت اجازے
اب تو جاگ مسافر پیارے

(قانون مشق از انور علی رو بحکم کافی نمبر ۲)

آپے پائیں کنڈیاں
آپے پائیں کنڈیاں نی آپے کھجدا ہمیں ڈور
ساذے دل مکھڑا موز دے پیارے
عرشی کری تے بانگاں ملیاں، کے پے ٹھیک شور
ذولی پا کے لے چکھیزے، تاں کجھ عذر نہ زور
بے مائے تینوں کھیزے پیارے، ذولی پادھیں ہور
بلسمے شاہ اسماں مرتا نا ہیں، مر جاوے کوئی ہور
ساذے دل مکھڑا موز دے پیارے

(کلبات بلسمے شاہ از فتحیر مر فتحیر کافی نمبر ۶)

اپنا دس ٹکانا

اپنا دس ٹکانا، کدھروں آیا، کدھر جانا؟
جس ٹھانے دا مان کریں توں
اوہنے تیرے تال نہ جانا

ظلم کریں تے لوک ستاویں
 کسب پھڑیو لٹ کھانا
 کر لے چاوڑ چار دیہائے
 اوڑک توں اٹھ جانا
 شہر خوشاب دے چل ویئے
 جتھے ملک سانا
 بھر بھر پور لنگھاوے، ڈاہڈا
 ملک الموت مہانا !
 اسیں ہاں سمجھنا نہیں ہے بلکہ
 پرانا اوگنہار
 اپنا دس ٹکانا، کدھروں آیا، کدھر جانا؟
 (کلام بلیسے شاہ ازندیر احمد ص ۶)

اپنے سنگ رلائیں

اپنے سنگ رلائیں پیارے ! اپنے سنگ رلائیں
 پہلے نینوہہ لگایا سی تیں، آپے چائیں چائیں
 میں لایا اے کہ تدھ لایا، اپنی اوڑ نبھائیں
 راہ پواں تاں دھائے بیلے، جنگل، لکھ، بلائیں

بھوکن چیتے، تے چت مختے، بھوکن کرن ادائیں!
پار تیرے جگا تر چڑھیا، کندھے لکھ بلائیں
ہول دلی توں تھر تھر کعبدا، بیڑا پار لنگھائیں
کر لئی بندگی رب پچے دی، پون قبول دعا ایں
بلھے شاہ تے شاہاں دا مکھڑا گھونگھٹ کھول وکھائیں
اپنے سنگ رلائیں پیارے! اپنے سنگ رلائیں
(کہایات بلھے شاہ از فقیر و فقیر ہانی نبرہ)

اُنٹھ چلے گوانڈھوں یار
اُنٹھ چلے گوانڈھوں یار
ربا ہن کیہہ کریے!

اُنٹھ چلے، ہن رہندے ناہیں
ہویا ساتھ تیار
ربا ہن کیہہ کریے

چاروں طرف چلن دے چرخے
ہر سو پیچ پکار
ربا ہن کیہہ کریے

ڈھانڈ کلیجے مل بل اٹھو دی!

بن دیکھے دیدار

رتا ہن کیہے کریئے

بلھا اشوہ پیارے باجھوں

رہے ارار نہ پار

رتا ہن کیہے کریئے!

(کلام بلھے شاہ از نذر احمد ص ۸)

اک الف پڑھو

اک الف پڑھو چھٹکارا اے

اک الفون دو تن چار ہوئے

پھر لکھ، کروڑ، ہزار ہوئے

پھر اوتحوں باجھ شار ہوئے

ہک الف دا نکتہ نیارا اے

کیوں پڑھنا ایں گذ کتاباں دی

سرچا ناں ایں پنڈ عذاباں دی

مُن ہوئو مشکل جلاداں دی

اگے پنڈا مشکل بھارا اے

بن حافظ حفظ قرآن کریں
پڑھ پڑھ کے صاف زبان کریں
پھر نعمت وچ دھیان کریں
من پھردا جیوں ہلکارا اے

بھا بی بوڑھ دا بویا سی!
اوہ برچھ وڈا جا ہویا سی
جد برچھ او، فانی ہویا سی!
پھر رہ گیا جی اکارا اے
اک الف پڑھو چھٹکارا اے

(کلیات ملیٹے شاہ فقیر و فقیر ہنی نبر)

اک ٹونا

اک ٹونا اچنا گاداں گی
میں رٹھا یار مناداں گی

ایہ ٹونا میں پڑھ پڑھ پھوکاں
سورج اگن جلا داں گی

اکھیاں کا جل، کالے بادل
بھواں سے آندھی لیا واں گی
ست سمندر دل دے اندر
دل سے لہر اٹھا واں گی

بھلی ہو کر چمک ڈرا واں
بادل ہو گر جاواں گی

عشق انگیشٹھی ہر مل تاریبے
چاند سے کفن بناؤں گی

لا مکان کی پڑی اوپر
بہہ کر ناؤ بجا واں گی

لائے سواں میں شوہ گل اپنے
تہ میں نار کھا واں گی

اک ٹوٹا اچنا گا واں گی
میں رٹھا یار مناؤں گی

(کلام پسے شاہ از نذرِ راجح ص ۱۰)

اماں بابے دی بھلیاں آئی

اماں بابے دی بھلیاں آئی، اوہ ہن کم اساؤے آئی
اماں بابا چور دھراں دے، پتھر دی وڈیاں آئی
دانے اتوں گت بگتی، گھر گھر پی لڑکائی
اساں قصیبے تدا میں جالے جدکنک اونہاں لڑکائی
کھائے خیراتے پھائیجے جمعہ الٹی دستک لائی

طو طے مار باغاں تھیں، کڈھے الور ہن اس جائی

اماں بابے دی بھلیاں آئی، اوہ ہن کم اساؤے آئی

(کلیات بھی شاہ فتح عو فتح کافی نمبر ۱۶)

اک نقطے وچ گل مکدی اے

پھر نقطہ، چھوڑ حباباں نوں
کر دور کفر دیاں باباں نوں
لاہ دوزخ، گور عذاباں نوں
کر صاف دلے دیاں خواباں نوں
گل ایے گھر وچ ڈھکدی اے

اک نقطے وچ گل مکدی اے

انویں متحا زمین گھسا سیدا
پالما محراب و کھائیدا
پڑھ کلمہ لوک ہسا سیدا
دل اندر سمجھ نہ لیا سیدا
کدی پچی بات بھی لکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی
گل نیلے جامے پائے جی
حج و تیج، نکلے لے کھائی جی
بھلا ایہہ گل کیہنوں بھائے جی
کدی پچی گل بھی رکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

اک جنگل بھریں جاندے نی
اک دانہ روزے کھاندے نی
بے سمجھ وجود تھکاندے نی
گھر آون ہو کے ماندے نی
ایویں چلیاں وچ جند سکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

پھر مرشد عبد خدائی ہو
وجستی بے پروائی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو
وج دل دے خوب صفائی ہو
بلھا بات پھی کدوں رکدی اے
اک نقطے وج گل مکدی اے

(کلیات بھے شاہ فقیر و فقیر کافی نمبر ۱۲)

اُلٹے ہور زمانے آئے
اُلٹے ہو زمانے آئے
کاں لگڑنوں مارن لگے، چیاں جرعے ڈھانے
عراقياں نوں پئی چاکب پوندی گدوں خود پوائے
اپنیاں وج الفت ناہیں، کیا چاچے کیا ٹائے
ہو پڑاں اتفاق نہ کائی، دھیاں ٹال نہ مائے
سچیاں نوں پئے ملدے دھکے، جھوٹھے کول بھائے
اگلے جا بنگاہ لے پیٹھے، سمجھیاں فرش و چھائے

بھوریاں والے راجے کیتے، راجیاں مھیکھ منگائے
بُلھا! حکم حضوروں آیا، تس نوں کون ہٹائے

(کلام بلحے شاہ ازندیر احمد ص ۱۲)

آمل یار اسار لے میری

آمل یار اسار لے، میری جان دکھاں نے گھیری!
اندر خواب و چھوڑا ہویا، خبرنہ پیندی تیری
سنجی، بن وچ لٹی سائیاں، چورشنگ نے گھیری
ملاں قاضی راہ بتاون، دین دھرم دے پھیرے
ایہہ تال ٹھگ نہیں جگ دے جھیوڑاون جال چوپھیرے
کرم شرع دے دھرم بتاون، سنگل پاؤن پیری
ذات مذہب ایہہ عشق نہ پچھدا، عشق شرع داویری
ندیوں پار اے ملک جن دا، لہر لو بھ نے گھیری
ستکور بیڑی پھڑی کھلوتے، تیں کیوں لائی اے دیری
بلحے شاہ! شوہ تیوں ملسوی، دل نوں دیہہ دلیری
پتیم پاس! تے ٹولنا کس نوں؟ بھلیوں شکر دوپھری
(کلام بلحے شاہ ازندیر احمد ص ۱۵)

اب ہم ایسے گم ہوئے
اب ہم ایسے گم ہوئے پریم نگر کے شہر
اپنے آپ نوں سودھ رہے ہیں نہ سر ہاتھ نہ پر
کھوئی خودی لہنا پڑ چیتا ، تب ہوئی گل خیر
بلھا ، شوہ ہے دو ہیں جہائیں ، کوئی نہ دسدا غیر
(کلام بلحے شاہ ازندہ راحم ص ۱۶)

اک حرف سی حرفی

۱- آوندیاں توں میں صدقہ رے ہاں ، جیم جاندیاں توں سرووارنی ہاں
مشی پیت انوکھڑی لگ رہی گھڑی پل نہ یارو سارنی ہاں
کیسے ہڈکاڈڑے پئے مینوں اونسیاں پاؤندی کا گک اڈارنی ہاں
بلھا ! شوہ تے کملی میں ہوئی ، ستی بیٹھی یار پکارنی ہاں

بلھا ! کیہہ جاناں میں کون ؟

بلھا ! کیہہ جاناں میں کون

نہ میں مومن دعج سمجھاں

نہ میں دعج کفر دیاں رہتاں

نہ میں پاکاں وچ پلیتاں
نہ میں موی، نہ فرعون
بلھا کیہے جاناں میں کون؟
نہ میں اندر بید کتاباں
نہ بھنگاں نہ وچ شراباں

نہ وچ دندال مست خراباں
نہ وچ جاگن نہ وچ سون
بلھا کیہے جاناں میں کون؟
نہ میں وچ شادی، نہ غمنا کی
نہ میں وچ پلیتی پاکی

نہ میں آبی، نہ میں خاکی
نہ میں آتش، نہ میں پون
بلھا کیہے جاناں میں کون؟
نہ میں عربی نہ میں لہوری
نہ میں ہندی شہر نگوری

نہ ہندو نہ ترک پشوری
نہ میں ریندا وچ چندوں

بلھا کیہے جاناں میں کون؟

نہ میں بھیت مذہب دا پایا

نہ میں آدم حوا جایا

نہ میں اپنا نام دھرایا

نہ وج پیغمبَر، نہ وج بھون

بلھا کیہے جاناں میں کون؟

اول آخر آپ نوں جاناں

نہ کوئی دو جا ہور پچھاناں

میتحوں ودھ نہ کوئی سیاناں

بلھا! شوہ کھڑا ہے کون

بلھا کیہے جاناں میں کون؟

(کلیات بلھے شاہ فقیر محمد قصیر کانی نمبر ۲۷)

بلھے نوں سمجھاون آئیاں

بلھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں!

من لے بلھیا ساڑا کہنا، جمڈ دے پلا رائیاں

آل نبی ﷺ اولاد علی ہیتوں توں کیوں لیکاں لایاں؟“

”جیہڑا سانوں سید سدے دوزخ ملن ہزا یاں
 جو کوئی سانوں رائیں آ کھے، بہشتیں پینگھاں پایاں“
 رائیں، سائیں سیھن تھائیں، رب دیاں بے پروا یاں
 سوہنیاں پرے ہٹا یاں، تے کو جھیاں لے گل لا یاں
 جے توں لوڑیں باغ بہاراں، چاکر ہو جارا یاں
 بلھے شاہ دی ذات کیہے پچھنا یں، شاکر ہو رضا یاں
 (کلام بلھے شاہ از نذر احمد ص ۱۹)

بھیننا! میں کتندی کتندی ہٹی

بھیننا! میں کتندی کتندی ہٹی!
 پچھی، پڑی پچھواڑے رہ گئی، ہتھ وچ رہ گئی جتنی
 اگے چڑھے، پچھے پڑھا، میرے ہتھوں تند ٹرٹی
 بھوندا بھوندا اورا ڈگا، چب ابھی، تند ٹٹی
 بھلا ہویا میرا چڑھے ملنا، میری جند عذابوں چھٹی
 داج دیج نوں اُس کیہے کرنا جس پر یم کٹوری مٹھی
 اوہو چور میرا پکڑ منگاؤ، جس میری جند مٹھی
 بلھا! شوہ! نے ناج نچائے دھم پئی کر کٹی

بھینا ! میں کندی کندی ہٹی

(کلام بلے شاہ از نڈ پر احمد ص)

پاندھیا ہو !

جھب سکھ داسینو ہڑا لیاویں وے

پاندھیا ہو !

میں دبڑی میں کبڑی ہوئیاں

میرے دکھڑے سب بتلاویں وے

پاندھیا ہو !

”گھلی لٹ گل، ہتھ پراندا“

ایہہ کہنڈیاں نہ شرمادیں وے

پاندھیا ہو !

یاراں لکھ کے کتابت بیجی

کے گوشے بہہ سمجھادیں وے

پاندھیا ہو !

بلھا! شوہ دیاں مڑن مہاراں

لے پتیاں توں جھب دھاویں وے

پاندھیا ہو!

(کلام بلھے شاہ ازندیر احمد ص ۲۱)

پانی بھر بھر گئیاں سمجھے

پانی بھر بھر گئیاں سمجھے، آپو اپنی وار
 اک بھرن آئیاں، اک بھر چلیاں
 اک کھلیاں نیں باñہہ پسار
 ہار حمیلاں پیا گل وچ، باñہیں چھنکے چوڑا
 کنیں بک بک حجمبر بالے، سب اڈمبر پولا
 مرد کے شوہ نے جھات نہ پائی اینویں گیا شدگار
 پانی بھر بھر گئیاں سمجھے آپو اپنی وار

ہتھیں مہنڈی، پیریں مہنڈی، سرتے دھڑی گندائی

تیل پھیل، پاناں دا چڑا، وندیں مسی لائی

کوئی جو سد پیٹو نے ججھی، وسریا گھر بار

پانی بھر بھر گئیاں سمجھے آپو اپنی وار

بکھا! شوہ دے پندھ پویں جے، تاں توں راہ پچھانے
”پوں ستاراں“، پاسیوں منگیا، دا پیا ترے کانے“
گونگی، ڈوری، کملی ہوئی، جان دی بازی ہار
پانی بھر بھر سکھاں سکھے آپو اپنی دار
(کلام بلحے شاہ از نذرِ احمد ص ۲۲)

پیتاں لکھاں میں شامنوں
پیتاں لکھاں میں شامنوں پیا نظر نہ آوے
آنگمن بنا ڈراوٹا، کت بدھ رین وہاوے
پاندھے پنڈت جگت کے میں پوچھ رہی آں سارے
پوچھی بید کیا دوس ہے جو الٹے بھاگ ہمارے
بھائیا دے جو تھیا! اک چھی بات بھی کہیو!
جے میں یعنی بھاگ دی، تم چپ نہ رہیو!
بھج سکاں تے بھج جاں، جع عشق فقیری
دولڑی، تلڑی، چولڑی گھل پرم زنجیری
نیند گئی کت دیش نوں اوہ بھی دیرن میری
مت سفے میں آن ملے، اوہ نیندر کیسوی

رو رو جیو و لاندیاں غم کرنی آں دونا
 نینوں نیر بھی ناں چلن، کے کیتا ٹونا
 ساجن تمری پیت سے مجھ کو ہاتھ کیہہ آیا
 چھتر سولائ سر جا لیا پر تیرا پنچہ نہ پایا
 پرمیم مگر چل دیئے، جتھے وسے کنت ہمارا
 بکھا! شوہ توں منگنی ہاں بے دے نظارا
 (کلام بلے شاہ ازندہ احمد ص ۲۲)

تاںگھ ماہی دی جلیاں

تاںگھ ماہی دی جلی آں
 نت کاگ اڈاواں کھلیاں
 کوڑی دمڑی پلے نہ کائی، پار ونجن نوں میں سدھرائی
 نال ملاں دے نہیں اشنائی تھیروں کراں وللیاں
 نیں چندل دے شور کنداۓ، گھسن گھیر وچ ٹھاٹھاں ملے
 ڈب ڈب موئے تارو بھارے، بے شور کراں تے جھلی آں
 نیں چندل دے ڈونگھے پاہے، تارو غوطے کھانداۓ آہے
 ماہی مینڈے پار سدھائے، میں کیوں وہیاں کلیاں

نیں چندل دیاں تارو پھاٹاں کھلی اڈیکاں ماہی دیاں واٹاں
عشق ماہی دے لائیاں چاٹاں بے کوکاں تاں میں گلیاں
پار جھناوں جنگل بیلے، اوتحے خونی شیر بکھلے
ححب رب مینوں ماہی میلے، میں ایس فکر دفع گلیاں
ادھی رات لھدے تارے، اک لٹکے، اک لھن ہارے
میں انھ آئی مردی کنارے، ہن پار لکھن نوں کھلی آں
میں من تارو سار کیہہ جاتاں، ونجھے چپا نہ، علا پرانا
کھسن گھیر نہ ٹاگک مکانا، رو رو پھاٹاں تکیاں
بلھا! شوہ گھر میرے آوے، ہار سنگار میرے من بھاوے
منہ مکٹ، متھے تلک لگاوے: بے دیکھے تاں میں بھلی آں
تھانگھے ماہی دی جلی آں
نت کاگ اڈاواں کھلیاں

(کلام بیٹھے شاہزادہ راحم ص ۲۷)

تونہیوں ہیں، میں نا ہیں سجننا
تونہیوں ہیں، میں نا ہیں دے جنا!
تونہیوں ہیں، میں نا ہیں!

کھولے دے پرچھاویں و انگوں گھم رہیاں من ماہیں
جے بولاں توں نالے بولیں، چپ رہواں من ماہیں
جے سوواں توں نالے سونویں، جاں تراں توں راہیں
بکھا! شوہ گھر آیا ساڑے، جندڑی گھول گھمائیں
تونہیوں ہیں، میں ناہیں وے سجن!
تونہیوں ہیں، میں میں ناہیں!

(کلام بلحے شاہ ازندہ راحمد ص ۲۵)

تیرے عشق نچایا
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
تیرے عشق نے ڈریا میرے اندر کیتا
بھر کے زہر پیالہ میں تاں آپے پیتا
محبدے بوہریں وے طپیا نہیں تے میں مرگئی آ
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
چھپ گیاوے سورج، باہر رہ گئی آ لالی
وے میں صدقے ہوواں، دیویں مڑ جے وکھالی
پیرا! میں بھل گئی آں! تیرے نال نہ گئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

ایس عشق دے کولوں مینوں ہنک نہ مائے

لا ہو جاندڑے بیڑے کہدا موز لیاے

میری عقل جو بھلی نال مہانیاں دے گئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

ایس عشق دی محنگی وج سور بولیندا

سانوں قبلہ تے کعبہ، سوہنا یار دیندا

سانوں گھائل کر کے پھیر خبر نہ لئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

بلھا! شوہ نے آمدا، مینوں عنایت دے بوہے

جس نے مینوں پوائے چولے سادے تے سوہے

جاں میں ماری ہے اڈی مل پیا ہے وہیا

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا ! .

(کلام بلہے شاہ ازندہ راحم ص ۲۶۲)

جس تن لکیا عشق کمال

جس تن لکیا عشق کمال

ناچے بے سرتے بے تال

در دمندار نوں کوئی نہ چھیڑے

جس نے آپے دکھ سہیڑے

جمنا جیونا مول اگھیڑے

بوچھے آپ خیال

جس تن لکیا عشق کمال

ناچے بے سرتے بے تال

جس نے ولیں عشق دا کیتا

دھر در باروں فتوئی لیتا

جدوں حضوروں پیالہ پیتا

کجھ نہ رہیا جواب سوال

جس تن لکیا عشق کمال

ناچے بے سرتے بے تال

جس دے اندر ویسا یار

اٹھیا یارو یار پکار

نہ اوہ چاہے راگ نہ تار

اینوں بیٹھا کھیڈے حال

جس تن لکیا عشق کمال

تائپے بے سرتے بے تال

بلھا اشوہ نگر جع پایا

جوھوٹا رولا بھ سنایا

سمیاں کارن جع سنایا

پایا اس دا پاک جمال

جس تن لکیا عشق کمال

تائپے بے سرتے بے تال

(کلام بلیسے شاہ از مند راحم ص ۲۹۳۸)

جند کڑ کی دے منہ آئی

آپے ہیں توں لمحک لمحی آپے ہیں تو نیارا
گلاں سُن سُن تیریاں میرا، عقل گیا اڈا سارا
شریعت توں بے شریعت کر کے، بھلی کھھن وچ پائی

جند کڑ کی دے منہ آئی

ذرہ عشق تساڑا دسدا پربت کولوں بھارا
اک گھڑی دے ویکھن کارن چک لیا جگ سارا
کیتی محنت ملدی ناہیں، ہن کیہہ کرے گا

جند کڑ کی دے منہ آئی

واویلا کیہہ کرناں جندے، جو ساڑے سو ساڑے
سکھاں دا اک پولا ناہیں، دکھاں دے کھلواڑے
ہونی سی جو اُس دن ہوئی، ہن کیہہ کریئے بھائی

جند کڑ کی دے منہ آئی

صلاح نہ من دا وات نہ پچھدا، آکھ دیکھاں کیہہ کردا
کل میں کملی تے اوہ کملا، ہن کیوں میتھوں ڈردا
اوہلے بہہ کے رمز چلائیں، دل نوں چوٹ لگائی

جند کڑکی دے منہ آئی

سینے بان دھندا لال گلے وج، اس حالت وج جالاں
چاچا سر بھوئیں تے ماراں، رو رو یار سنجالاں
اگے وی سیاں نہیوں لگایا، کہ میں ہی پریت لگائی
جند کڑکی دے منہ آئی

جگ وج روشن نام تساڈا، عاشق توں کیوں ندے ہو
وسو رو وج بکل دے، اپنا بھیت نہ دسدے ہو
وچکڑے وچکاروں پھر کے میں اٹھ کر لٹکائی
جند کڑکی دے منہ آئی

اندر والیاں باہر آویں، بانہیوں چکڑ کھلوواں
ظاہرا میتحوں لکن چھپن، باطن کوئے ہوواں
ایے باطن چھپنی زلینغا، میں باطن بر لائی
جند کڑکی دے منہ آئی

آکھیاں سی آکھ سایاں، مچلا سن دا ناہیں
ہتھ مرودڑاں تلیاں پھوڑاں، روواں ڈھائیں ڈھائیں
لبنے قصیں مڑ دینا ہویا، ایہہ تیری بھلیائی
جند کڑکی دے منہ آئی

اک اک لہر اجیہی آوے، نہیں دنیاں سو دنیاں
 سچ آکھاں تاں سولی پھاہا، جھوٹھ کھاں تاں وساں
 ایسی نازک بات کیوں آکھاں، کہندیاں ہو وے پرانی
 جند کڑکی دے منہ آئی
 وجی وسیلہ پاکاں دا، تسلی آپے ساڑے ہو وو
 جاگدیاں، سنگ ساڑے جاگو: سوواں، نالے سو وو
 جس نے تین سنگ پریت لگائی، کیہڑے سکھ سوانی
 جند کڑکی دے منہ آئی
 ایساں لیکاں لایاں مینوں، ہور کئی گھر گالے
 اپر واروں پاویں جھاتی، وتنیں پھریں دو آلے
 لکن چھپن تے چھل جاون، ایہہ تیری وڈیائی
 جند کڑکی دے منہ آئی
 تیرا میرا نیاؤں نبیڑے، روموں قاضی آوے
 کھول کتاباں کرے تسلی، دوہاں اک بتاوے
 بھر میاں قاضی میرے اُتے، میں قاضی بھرمائی
 جند کڑکی دے منہ آئی

بُلھا ! شوہ توں کہیا جیہا ، ہن تو کہیا میں کمھی
 تینوں جو میں ڈھونڈن لگی ، میں بھی آپ نہ رہی
 پایا ظاہر باطن تپوں ، باہر اندر رشنائی
 جند کڑکی دے منہ آئی

(کلیات پسے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۵۲)

جورنگ رنگیا گو ہڑارنگیا

جو رنگ رنگیا گوڑھا رنگیا ، مرشد والی لالی او یار
 در معانی دی دھوم پھی ہے ، نیاں توں گھنڈ اٹھالیں او یار

زلف سیاہ ورچ ہے یہ بیضا ، اوہ چپکار و کھالیں او یار
 سُکن فیکُون آوازہ ہو یا ، رتی میسم و کھالی او یار

احد کولوں احمد ہو یا ، بُل میم نکالی او یار
 پاک محمد پیدا ہو یا ، چوداں طبق دا والی او یار

آلست بربکھ نازل ہو یا قانوں ا بلی گل ڈالی او یار
 سُکل شنے کر کھڑد پھی ہے ، اپنا آپ سنجالیں او یار

سورہ لیسین، مزمل والا، بدله کجھ دوا لیں او یار
لَا تَتَحَرِّكْ ذَرَّه لکھیو، دوزخ کیں نوں ڈالیں او یار

لَنْ تَنَالُوا أَبْرَّ كولوں حتیٰ دی رمز چھپائیں او یار
شب معراج نبی جی والا، اوہا وصل وصالیں او یار

یا رب خلقت پیدا کیتی، دنیا خواب خیالی او یار
صُمْ بُكْمْ عُمُمْ ہوئی آں، لا یاں دی لج پالیں او یار

مُوتُوا قبَلَ آنْ تَمُوتُوا، موئی نوں پھیر جوا لیں او یار
اوکھا جیہڑا عشقے والا، سنجل کے پیر لٹکائیں او یار

ہر شے اندر توں آپے ہیں، آپے ویکھ وکھائیں او یار
بلکھا اشوہ گھر میرے آیا، کر کر ناج وکھائیں او یار

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مرشد والی لالی او یار

(شرح کلام بلسمے شاہ ازمیاں ظفر مقبول کافی نمبر ۷۵)

چپ کر کے کریں گزارا

چپ کر کے کریں گزارے نوں
جس کے لوگ نہ سہنے میں
ج آکھیے تاں مگل پیندے میں
پھر پچ پاس نہ بہنے میں
ج مٹھا عاشق پیارے نوں

ج شرع کرے بر بادی اے
ج عاشق دے مجر شادی اے
ج کردا نویں آبادی اے
جیہا شرع طریقت ہارے نوں

چپ عاشق توں نہ ہندی اے
جس آئی ج سونگندھی اے
جس ماحل سہاگ دی گندھی اے
حمد دنیا ، کوڑ پیارے نوں

بکھا شوہ رج ہن بولے ہیں
رج شرع طریقت پھولے ہیں
گل چوتھے پددی کھولے ہیں
جیہا شرع طریقت ہارے نوں
چپ کر کے کریں گزارے نوں

(کلیات بلیسے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۵۲)

چلو دیکھئے اوس ممتاز نوں

چلو دیکھئے اوس ممتاز نوں
جهدی ترنجاں دے وچ پئی اے دھم
اوہ تے مے وحدت وچ رنگدا اے
نبیں "محمد" ذات دے کیپہ ہو تم "۔
جیہدا شور چوپھیرے پیندا اے
اوہ کول تیرے نت رہندا اے
ہالے "نَعْنُ أَقْوَبُ" "کہہدا اے
ہالے آکے "وَلَنِي أَنْفِسْكُمْ" - "۔

حمد جھوٹھ بھرم دی بستی نوں
 کر عشق دی قائم مسی نوں
 کئے پنج جن دی ہستی نوں
 جیڑے ہو کئے صُمْ ، نِکم غُصی
 نہ تیرا اے ، نہ میرا اے
 جگ فانی جھکڑا جھیڑا اے
 بنا مرشد راہبر کھڈا اے
 پڑھ : " لَذْكُرْ قُنْيَ آذْكُرْ شُكْمَ " .
 بلیسے شاہ ! ایہ بات اشارے دی
 جہاں لگ گلی ہامنکھ نظارے دی
 دس پیندی گمر ونجارے دی
 ہے ہڈ اللہ لُوق آئیں نِکم !
 (کلیات پختہ تحریر و تحریر کانی نمبر ۵۵)

خلق تماشے آئی یار

خلق تماشے آئی یار
 اج کیہہ کجا ؟ کل کیہہ کرنا ؟ مسٹر سادا آیا ।
 اسکی داہ کیاری نبھی ، چڑیاں کھپٹ ونجایا

اک الانہا سیاں دا ہے، دو جا ہے سنسار
 ننگ ناموس اتھوں دے انتھے، لاه پکڑی بھوئیں مار!
 نڈھا کردا، بڈھا کردا، آپو اپنی واری
 کیہ بی بی، کیہہ باندی لو نڈی، کیہہ دھوبن مھٹھیاری
 بلھا شوہ نوں دیکھن جاوے، آپ بہانہ کردا
 گونو گونی بھانڈے گھڑ کے ٹھیکریاں کر دھردا
 ایہہ تماشا دیکھ لے چل پو، اگلا دیکھ بازار
 واہ واہ جھنج پئی دربار، خلق تماشے آئی یار

(کلام بلسے شاہ ازندہ راحم ص ۲۵)

دل لوچے ماہی یار نوں

دل لوچے ماہی یار نوں

اک ہس ہس گلاں کر دیاں

اک روندیاں دھوندیاں مردیاں

کہو پھلی بست بہار نوں

دل لوچے ماہی یار نوں

۶۱

میں نہاتی دھوتی رہ گئی
اک گندھ مانی دل بہہ گئی

بجاه لائے ہار سنگار نوں
دل لوچے ماہی یار نوں

میں کملی کیتی دو تیار
ذکھ گھیر چوپھر دل لیتیاں

گھر آ ماہی دیدار نوں
دل لوچے ماہی یار نوں

بلجھا ! شوہ میرے گھر آیا
میں گھٹ رانجھن مغل لایا

ذکھ کئے سمندر پار نوں
دل لوچے ماہی یار نوں

(کلیات بھے شاہ فقیر و فقیر کافی نمبر ۵۹)

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی، کتیا مول نہ جاوے
لکھے نوں ول پے پے جاندے، کون لہار سداوے

تکے دے دل لاہیں لہارا، تنڈی ٹٹ ٹٹ جاوے
 گھڑی گھڑی ایہہ جھو لے کھاندا، چھلی اک نہ لاهوے
 پتیا نہیں جو بیڑی بناھا، باٹو ہتھ نہ آوے
 چڑیاں اتے چوپڑ ناہیں ماحل پئی بڑ لادے
 ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی، کتیا مول نہ جاوے
 دن چڑھیا کد گزرے، مینوں پیارا مکھ دکھلاوے
 ماہی چھڑ گیا نال مہیں دے کتن کس نوں پھاواے
 جھوں یار اتے دل اکھیں، دل میرا بیلے دھاواے
 تنجن کتن سدن سیاں، برہوں ڈھوں وجاوے
 عرض ایہو مینوں آن ملے، ہن کوئی وسیلہ جاوے
 سے مناں دا کت لیا بلھا، مینوں شوہ گل لادے
 دن چڑھیا کد گزرے، مینوں پیارا مکھ دکھلاوے
 (کلام بلے شاہ ازند پر احمد ص ۳۷)

را بنجھا را بنجھا کردی

راجھا راجھا کردی ہن میں آپے راجھا ہوئی
 سدو مینوں ”دھیدو راجھا“ ”ہیر“ نہ آکھو کوئی

رانبھا میں وعج، میں رانجھے وعج، فیر خیال نہ کوئی
میں نہیں، اوہ آپ ہے، اپنی آپ کرے دل جوئی
جو کچھ ساڑے اندر دے سے ذات اساؤی سوئی
جس دے نال میں نہ نہنہ لکایا اوہو جیسی ہوئی
چٹی چادر لاد سُف کڑیے، پھن فقیراں لوئی
چٹی چادر داغ لکسی، لوئی داغ نہ کوئی
تخت ہزارے لے چل بلصیا، سیالیں ملے نہ ڈھوئی
رانجھا رانبھا کر دی ہن میں آپے رانبھا ہوئی

(کلام بھئے شاہ از زیر احمد ص ۲۸)

روزے حج نمازنی مائے
روزے، حج، نمازنی مائے
مینوں پیانے آن بھلانے

جان پیا دیاں خبراء ہیاں
منطق، نھو سے بھل سہماں

اس انحد دے تار بجائے
روزے، حج، نمازنی مائے

مینوں پیانے آن بھلائے
جاں پیا میرے گھر آیا

بھلی مینوں شرح وقاریہ
ہر مظہر وج اوہا دسدا
اندر باہر جلوہ اس دا
لوکاں خبر نہ کائے

روزے، حج، نماز نی ماۓ
مینوں پیانے آن بھلائے

(کلام بلیسے شاہ ازندیر احمد ص (۳۹)

سب اکورنگ کپاہیں دا

سب اکورنگ کپاہیں دا
تانی، تانا، پیٹا، نلیاں

پیٹھے، نڑا، تے جھباں چھلیاں

آپو اپنے نام جتاون

وکھو وکھی جاہیں دا
سب اکورنگ کپاہیں دا

چونی، پینسی، کدر، دھوتر
ملل، خاصہ اکا سوتر

پونی و چوں باہر آوے
بھگوا بھیں گو سائیں دا
سب اکو رنگ کپاہیں دا
کڑیاں ہتھیں چھاپاں چھلے

آپو اپنے نام سو لے
سجا ہکا چاندی آکھو

کنگن چوڑا باہیں دا
سب اکو رنگ کپاہیں دا

محیڈاں بکریاں چارن والا
انٹھو محیاں دا کرے سنجالا
روڑی اتے گدوں چارے
اوہ بھی واگی گائیں دا

سب اکو رنگ کپاہیں دا

بکھاشوہ ذات کیہہ پکھنا میں
شاکر ہو رضا میں دا

جے توں لوڑیں بانگ بھیاراں

چاکر ہو اراہیں دا

سب اکو رنگ کپاہیں دا

(کلیات بلیسے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۷)

سادے ول مکھڑا موڑوے پیاریا

سادے ول مکھڑا موڑوے پیاریا

سادے ول مکھڑا موڑ

آپے لائیاں کنڈیاں تیں

تے آپے کھچدا ڈور

عرشی کری تے بانگاں ملياں

کے پے گیا شور

ڈولی پا کے لے چلے کھیڑے

نہ کچھ عذر نہ زور

جے ماۓ تینوں کھیڑے پیارے

ڈولی پا دیویں ہور

پکھا شوہ اسائ مرنا ناہیں

مر جاوے کوئی ہور

۴۶

ساؤے دل کجرا مہڈ ٹارے

ساؤے دل کجرا مہڈ

(کلیات لئے شاہ فخر مونیر نہ کافی نمبر ۲)

سیونی رل دینو و دھائی

سیونی رل دینو و دھائی

میں در پایا رانجا ہائی

اج ہاں روز مبارک چڑھا

رانجا ساؤے دیندے دیڑا

ہتھ کھوٹھی سر کمبل دریا

چاکاں والی شکل بنائی

کٹ گوال دے اندر رلدا

جنگل جو ہاں دع کس مل دا

ہے کوئی اللہ دے دل بھلد؟

اصل حقیقت خبر نہ کائی

بلیے شاہ اک سودا کیجا

پیٹا زہر پیالہ پیٹا

نہ کجھ لاہا ٹوٹا لیتا !

دکھ دردار دی گٹھڑی چائی

سیجو نی رل دیئو ودھائی

میں ور پایا رانجھا ماہی

(کلام بلحے شاہ ازندہ احمد ص (۲۲۴۳)

عشق دی نوئیوں نویں بہار

عشق دی نوئیوں نویں بہار

جال میں سبق عشق دا پڑھیا

مسجد کولوں جیوڑا ڈریا

ڈریے جا ٹھاکر دے وڑیا

جتھے وجدے ناد ہزار

عشق دی نوئیوں نویں بہار

جال میں رمز عشق دی پائی

بینا طوطا مار گوانی

اندر باہر ہوئی صفائی

جت ول ویکھاں یار و یار

عشق دی نوئیوں نویں بہار

ہیر را نجھے دے ہو گئے میلے
بجلی ہیر ڈھوڈیندی بیلے

رانجھا یار بکل وچ کھیلے
مینوں سدھ رہی نہ سار

عشق دی نوئیوں نویں بہار

بید قرآن پڑھ پڑھ تھکے
سجدے کر دیاں گھر گئے متھے

نہ رب تیرتھ، نہ رب کے
جس پایا تس نور انوار

عشق دی نوئیوں نویں بہار

پھوک مصلئ، مُحن سٹ لوٹا
نہ پھر تبع، عاصا، سوٹا

عاشق کہندے دے دے ہو کا
”ترک حلالوں، کھاہ مردار!“

عشق دی نوئیوں نویں بہار

عمر گوائی وچ مستحی
اندر بھریا ہال پلیتی!

کلے نماز توحید نہ کیتی
ہن کہہ کرنا اس شور پکار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

عشق بھالیا سجدہ تیرا
ہن کیوں ایوں پاویں حمیدا

بلھا ہندا چپ بیتیرا

عشق کریندا مار و مار

عشق دی تو یوں تو یں بہار

(کلیات بلھے شاہ، فتح محمد فتحی، کافی نمبر ۶۷)

علوم بس کریں او یار

علوم بس کریں او یار

علم نہ آوے وچ شمار !

جاندی عمر، نہیں اعتبار

اکو الف ترے درکار

علوم بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ، لگا دیں ڈھیر

قرآن کتاباں چار چوپھیر

گروے چان وچ انھر
باجھوں رہبر خبر نہ سار
علمون بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ شیخ مشائخ ہویا
بھر بھر پیٹ نیند بھر سویا
جائیدی وار نین بھر رویا
ڈبا وچ اُرار نہ پار

علمون بس کریں او یار
پڑھ پڑھ علم ہویا بورانا
بے علام نوں لٹ لٹ کھانا

ایہہ کی کجھا یار بھاڑا
کریں تاہیں کدے انگار

علمون بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ نفل نماز گزاریں
اچیاں بانگاں چانگاں ماریں

منہتے چڑھ کے دھنڈ پکاریں
تینوں کجھا حص خوار

علمون بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ ملاں ہوئے قاضی

اللہ علماء باجھوں راضی

ہووے حص دنوں دن تازی

نفع نیت وچ گزار

علمون بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ مسئلے روز سناویں

کھانا شک شے دا کھاویں

دسمیں ہور، تے ہور کماویں

اندر کھوٹ، باہر سچیار

علمون بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ علم نجوم وچارے

گندارہیا میں برج ستارے

پڑھے عزیمتاں منتر جھائے

ابجد گنے تعویذ شمار

علمون بس کریں او یار

علمون پئے قصیے ہور
اکھیں والے انھے کور

پھرے سعد تے جمڈے چور

دوہیں جہانیں ہویا خوار

علمون بس کریں او یار !

علمون پئے ہزاراں بھستے راہی ایک رہے وچ رتے

ماریا ہجر ہوئے دل بھستے پیا وچھوڑے دا سر بھار

علمون بس کریں او یار !

علمون میاں جی کھاؤیں تبا چک چک منڈی جاویں

دھیلا لے کے چھری چلاویں نال قصاباں بہت پیار

علمون بس کریں او یار !

بہتا علم عزازیل نے پڑھیا حکما جھاہا اوں دا سڑیا

گل وچ طوق لعنت دا پڑیا آخر حکیا او بازی ہار

علمون بس کریں او یار !

جد میں سبق عشق دا پڑھیا

دریا وکیہ وحدت دا وڑیا

گھمن گھیراں دے ووج اڑیا

شاه عنایت کیجا پار !

علوم بس کریں او یار !

بلحہ ہے شہ سُنی عالم فاضل نہ عالم جنی
اکو پڑھیا علم لدنی وحدت الف میم درکار

علوم بس کریں او یار !

(قانونِ عشق از انور علی روہنگی کافی نمبر ۸۰)

کت کڑے نہ دت کڑے

کت کڑے نہ دت کڑے

چھلی لاہ، بھڑو لے گھٹ کڑے

جے پونی پونی کتیں گی

تاں ننگی مول نہ دتیں گی

سوہریاں دے جے کتیں گی

تاں کاگ مارے گا جھٹ کڑے

وچ غنٹت بچ تھیں دن جاتے
کت کے کجھ نہ یوسنجلے
باجھوں گئ شو اپنے نالے
تیری کوکر ہوئی گت کڑے

ہاں ہو تیرے گڈھیں پائیاں
ابھ نہ تھوں سرتاں آیاں
دن تھوڑے تے چا مکائیاں
نہ آسیں پیکے دت کڑے

کت کڑے، نہ دت کڑے
بے داج وہونی جاویں گی
تاں کے بھلی نہ بھاویں گی
اوتحے شوہ نویں کویں تھھاویں گی

کجھ لے فراں دی مت کڑے
کت کڑے، نہ دت کڑے
تیرے نال دیاں داج رنگائے نی
اوہناں سو ہے سالو پائے نی

توں پیرا لئے کیوں چائے نی
جا او تھے لگی تت کڑے
کت کڑے، نہ دوت کڑے
بلکھا شوہ، گھر اپنے آدے
چوڑا بیڑا سب سہاوے
گن ہوی تاں گلے لگاوے
نبیس رویس نینیں رات کڑے
کت کڑے، نہ دوت کڑے
چھلی لاہ بھروٹے گھٹ کڑے

(کلیات بلسے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۸۱)

کتے تیتحوں اتے
راتیں جا گیں، کریں عبادت
راتیں جا گن کتے، تیتحوں اتے
بھونکنوں بند مول نہ ہندے
جا روڈی تے سے، تیتحوں اتے

“

خشم اپنے دا در نہ چھڈوے
بھانویں وجن جتنے ، تیتحوں اتے
بلسے شاہ ! کوئی رخت وہاج لے
نہیں تے بازی لے گئے کئے
تیتحوں اتے

(کلیات بلسے شاہ، فقیر مو فقیر کافی نمبر ۲۳)

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا !

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا
تیریاں واٹاں توں سر گھولیا
میں نھاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ جن دل بہہ گئی
کوئی خن اولا بولیا
کدی موڑ مہاراں ڈھولیا
تیریاں واٹاں توں سر گھولیا
بلسہ شوہ ، کدی گھر آؤی

ایم جانی دولت

میری بلسی بھا بھیا

جہدے دکھال نئے مہنگے کھویا

کدی موڑ جھاراں ڈھولیا

تیریاں ڈائیاں توں سر گھوپیا

(ملیات بلیے شاہ فقیر محمد فقیر کاظمی غیرہ)

کر کتن ول دھیان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

نت تیں دیندی ماں، دھیا!

کیوں پھرنی ایس ایسوں آدھیا!

نی شرم حیا نہ گوا دھیا!

توں کدی تاں سمجھ نداں کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

نت تیں دیاں ولی نوں

اس بھولی، کملی، جھلی نوں

جد پوئے گا وکھت اکلی نوں

تم ہائے! کری جان کڑے

کر کتن دل دھیان کڑے
اچ گمر دع نویں کپاہ کڑے
توں حب حب طناڈاہ کڑے
روں دیل، پنجاون جاہ کڑے
مڑکل نہ تیرا جان کڑے
کر کتن دل دھیان کڑے
راج پیکا دن چار کڑے
نہ کھیدو کھید گزار کڑے
نہ ہو وہلی، کر کار کڑے
گمر بار نہ کر دیران کڑے
کر کتن دل دھیان کڑے
توں سدا نہ پیکے رہتا ایں
نہ پاس انبری دے بہناں ایں
بھا انت و چھوڑا سہنا ایں
وس پئیں می سس ناں کڑے
کر کتن دل دھیان کڑے
کت لے نی کمح، کتاب لے نی
ہن تانی تند او ٹالے نی

توں اپنا داج رنگالے نی
توں تد ہوویں پر دھیان کڑے
کر کتن ول دھیان کڑے
کر مان نہ حسن جوانی دا
پر دلیں نہ رہن سیلانی دا
کوئی دنیا جھوٹھی فانی دا
نہ رہسی نام نشان کڑے
کر کتن ول دھیان کڑے
اک اوکھا دیلا آوے گا
سب ساک سین بھج جاوے گا
کر مدت پار لنگھاوے گا
اوہ بلھے دا سلطان کڑے
کر کتن ول دھیان کڑے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نبرے، منتخب کلام)

کوئی پچھو دلبر کیہے کردا؟

کوئی پچھو دلبر کیہے کردا؟“ ”ایہہ جو کردا سو کردا!

وچ میت نماز گزارے، بت خانے جاواز دا

آپ اکو، کئی لکھ گمراں دے، مالک ہے بگر گمرا دا

اکے گھر وچ رسدے وسدے نہیں رہندا وچ پردا

جت دل دیکھاں ات دل اوہو، ہر دی سنگت کردا

موی تے فرعون بنائے کے، دوہو کے کیوں لڑدا؟

وحدت دے دریا دے اندر سب جگ دے تردا

بلھا! شوہ داعشق سمجھیلا، رت پیندا گوشت چردا

کوئی پچھو ”دلبر کیہے کردا؟“ ”ایہہ جو کردا سو کردا!

(کلام بلیس شاہ ازند پاہم ص ۵۹)

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا؟

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا

ایہہ پرده کس توں را کھیدا

کارن پیت میت بن آیا

میم دا کھنکھ مکھ پر پایا

احد تے احمد نام دھرایا
سر چھتر تھلے لولائی دا

تسیں آپ پے آپ ہی سارے ہو
کیوں کہندے ہے تسیں نیارے ہو

آئے اپنے آپ نظارے ہو
وچ برزخ رکھیا خاکی دا

تھھ باجھوں دوسرا کیھدا ہے
کیوں پایا اُٹھا جھیردا ہے

ایہہ ڈھٹھا بڑا اندریا ہے
ہن آپ نوں آپ پے آکھیدا

کتے روگی ہو کتے شامی ہو
کتے صاحب کتے غلامی ہو

تسیں آپ پے آپ تمامی ہو
کہوں کھوٹا کھرا سولا کھیدا

جس تن وچ عشق دا جوش ہویا
اوہ بے خود بے ہوش ہویا

اوہ کیونگر رہ خاموش ہویا
جس پیالہ پیتا ساتی دا

تسلی آپ اسانوں دھانے جی
کدر جندے پھیپھی چھپائے جی
تسی شاہ عنایت بن آئے جی
ہن لا لا نین جھما کیدا
بلھا شاہ! تن بجاه دی بھٹھی کر
اگ بال ہڈاں، تن مائی کر
ایہہ شوق محبت باٹی کر
ایہہ مدھوا اس بدھ چاکھیدا
کیوں او ہلے بہہ بہہ جھما کیدا
ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(کلیات بھئے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۹۵)

کیپہ بے درد ان سنگ یاری
کیپہ بے درد ان سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری
سانوں گئے بے دردی چھڈ کے
ہجرے سانگ پینے دی گذ کے

جسموں جندنوں لے گئے کڈھ کے
ایہہ گل کر گئے ہمیسیاڑی

کیہہ بے درد اس سنگ یاری

بے درد اس دا کیہہ بھرو اسا
خوف نہیں دل اندر ماسا

چڑیاں موت، گواران ہاسا
مگروں ہس ہس تازی ماری

کیہہ بے درد اس سنگ یاری
آون کہہ گئے، پھیر نہ آئے
آون دے سب قول بھلائے

میں بھلی، بھل نین لگائے
کیہے ملے سانوں ٹھگ بپاری

کیہہ بے رداں سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری

بکھے شاہ اک سودا کیتا

کیتا زہر پیالہ پیتا

نہ کچھ نفع نہ ٹوٹا لیتا
درد دکھاں دی گٹھڑی بھاری

کیہے بے روں سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری
(کلیات بھے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۹۶)

گھڑیاں دیوں کال نی

گھڑیاں دیوں کال نی !
اج پی گھر آیا لال نی

گھڑی گھڑی گھڑیاں بجاؤے
رین دصل دی پیا گھٹاوے

میرے من دی بات جے پاؤے
ہتھوں چائے گھڑیاں نی

گھڑیاں دیہو نکال نی
انہد داجا وجہ سہاناں
مطرب ! گھردا ہاں ترانا

نماز ، روزہ ، بھل میا
مدھ پیالہ دین کلاں نی

گھڑیاں دیوں کال نی

مکھ ویکھن دا عجب نظارہ
دکھ دلے دا اٹھ گیا سارا

رین وڈی کیا کرے پپارا
دن اگے دھرو دیوال نی

گھڑیاں دیو نکال نی

مینوں اپنی خبر نہ کائی
کیا جاناں میں کت ویائی
ایپہ گل کیونکہ چھپے چھپائی
ہن ہویا فضل کمال نی

گھڑیاں دیو نکال نی
اُج پی گھر آیا لال نی

ٹونے کامن کئے بوہتیرے
سحرے آئے وڈے وڈیرے

ہن گھر آیا جانی میرے
رہاں لکھ ورہے ایہدے نال نی

گھڑیاں دیو نکال نی

بلکھا اشوہ دی تیچ پھیاری
نی میں تارن ہارے ٹاری

کوئی کوئی ہن آئی داری
ہن وچھری ہو یا محال نی

گھڑائی دبو نکال نی
اج پی گھر آیا لال نی

(کہات بلے شاہ فخر محمد قعید کافی نمبر ۱۰۲)

گھنک او ہلے نہ لک سجنا!

گھنک او ہلے نہ لک سجنا !

میں مشاق دیدار دی ہاں

تیرے باجھ دیوانی ہوئی
ٹوکاں کر دے لوک سخوئی

بے کر یار کرے دلجوئی

میں تاں فریاد پکار دی ہاں

گھنک او ہلے نہ لک سجنا !

میں مشاق دیدار دی ہاں

مفت دکاندی جاندی باندی

مل ماہی جند اینویں جاندی

اک دم ہجر نہیں میں ساہندي
بلبل میں گلزار دی ہاں
گھنکٹ اوھلے نہ ک بجنا !
میں مشاق دیدار دی ہاں
(کلام بلسے شاہ ازندہ ریاح مص ۶۸)

مائی قدم کریندی یار
مائی جوڑا ، مائی گھوڑا ، مائی دا اسوار
مائی مائی نوں دوڑائے ، مائی دا کھڑکار
مائی قدم کریندی یار
مائی مائی نوں مارن لگی ، مائی دے ہتھیار
جس مائی پر بہتی مائی ، تس مائی ہنکار
مائی قدم کریندی یار
مائی باغ بچپن مائی ، مائی دی گلزار
مائی مائی نوں ویکھن آئی ، مائی دی اے بھار
مائی قدم کریندی یار !
چار سیاں رل کھیڈن لکیاں ، بچویں دع سردار
ہس کھیڈ مژمائی ہو عیاں ، پوندیاں پیر پار

مائی قدم کریندی یار !
ہس کھینڈ مڑ مائی ہوئی ، مائی پاؤں پار
بُلھا ! ایہہ بوجھارت بوجھیں لاد سروں بجوئیں مار
مائی قدم کریندی یار

(کلیات بلیسے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۰۸)

میری بکل دے وچ چور
میری بکل دے وچ چور ، نی
میری بکل دے وچ چور !!
کہنوں کوک سناداں : نی میری بکل دے وچ چور
چوری چوری نکل گیا جگ وچ پے گیا شور
میری بکل دے وچ چور
نی میری بکل دے وچ چور
مسلمان سڑنے توں ڈردے ، ہندو ڈردے گور
دونویں ایسے دے وچ مردے ، ایسے دوہاں دی کھور
میری بکل دے وچ چور نی ، میری بکل دے وچ چور !

کتنے رام داس کتنے فتح محمد ایہو قدیمی شور
 مٹ گیا دونہاں دا جھگڑا، نکل پیا کجھ ہور
 میری بکل دے وچ چورنی، میری بکل دے وچ چور!
 عرش منور بانگاں ملياں، سنیاں تخت لہور
 شاہ عنایت کنڈیاں پائیاں، لک چھپ کچھدا ڈور
 میری بکل دے وچ چورنی، میری بکل دے وچ چور!
 جس ڈھونڈیا تسل نے پایا، نہ جھر جھر ہویا مور
 پیرا پیرا بغداد اساؤا، مرشد تخت لہور
 میری بکل دے وچ چورنی، میری بکل دے وچ چور!
 ایہوتی وی آکھو سارے، آپ گذی آپ ڈور
 میں دسناں ٹسی پکڑ لیاو، بلھے شاہ دا چور
 میری بکل دے وچ چورنی، میری بکل دے وچ چور!

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۱۸)

نی مل تو سہیلڑیو

سدا بیٹھ سوہریاں گھر جانا، نی مل تو سہیلڑیو
 تساں وی ہوی اللہ بھانا، نی مل تو سہیلڑیو

رگ بر گنی سول اپھے ، جمبو جاون مینوں
 دکھ اگھے میں نال لے جاواں ، پچھلے سونپاں کنہوں
 اک وچھوڑاں سیاں دا ، جئوں ڈاروں کونج وچھنی
 ماہیاں مینوں ایہہ کجھ دتا ، اک چویں اک پچھی
 داج ایتناں دا دیکھ کے ہن میں ، ہنجو بھر بھر زنی
 سس ناناں دیون طعنے ، مشکل بھاری پُنی
 بلھا ! شوہ ستار سنی دا ، اک ویلا مل جاوے
 عدل کرے تو جانہ کوئی ، فضلوں بخرا پاوے
 سدا میں سوہریاں گمرا جانا
 نی مل تو سہیلو یو

(کلایات بھے شاہ فقیر موافقہ کافی نمبر ۲۷)

مونہہ آئی بات نہ رہندی اے
 جھوٹھ آکھاں تے کجھ بچدا اے
 ج آکھیاں تے بھانبر مچدا اے
 جی دوہاں گلاں توں بچدا اے
 جع جع کے چبھا کہندی اے
 مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

اک لازم بات ادب دی اے
سانوں بات معلومی سب دی اے
ہر ہر وچ صورت رب دی اے

کہوں ظاہر، کہوں چھپنیدی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

جس پایا بھیت قلندر دا
راہ کھوجیا اپنے اندر دا
اوہ واسی ہے سکھ مندر دا

جتھے کوئی نہ چڑھدی لہندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

اتھے دنیا وچ ہنیرا اے
اتھے تلکن بازی دیہڑا اے
اندر وڑ کے دیکھو کیہڑا اے

باہر ختن پئی ڈھوڈھیندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

اتھے لیکھاں پاؤں پارا اے
اس دا وکھرا بھید نیارا اے

اک صورت دا چکارا اے
جویں چنگ دار وچ پیندی اے
کتے ناز ادا دکھائیدا
کتے ہو رسول ملائیدا
کتے عاشق بن بن آئیدا
کتے جان جدائی سہندی اے
جدوں ظاہر ہوئے نور ہوریں
جل گئے پہاڑ کوہ طور ہوریں
تمدوں دار چڑھے منصور ہوریں
اوتحے شخنی نہ مینڈی تینڈی اے
جے ظاہر کراں اسرار تائیں
سب بھل جاون سکرار تائیں
پھر مارن بلجھے یار تائیں
اوتحے مخفی مغل سوہنڈی اے
اساں پڑھیا علم تحقیقی اے
اوتحے اکو حرف حقیقی اے
ہور جھکڑا سب ودھکنی اے

اینوں رسول پیغام سہندی اے

مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

بلحہ شوہ! اسال تھیں دکھ نہیں

بن شوہ تھیں دو جا ککھ نہیں

پر دیکھن والی اکھ نہیں

تا میں جان پی دکھ سہندی اے

مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

(قانونِ عشق از انور علی روہنگی کافی نمبر ۰۷)

میں اڑیکاں کر رہی

میں اڑیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

میں جو تینوں آکھیا کوئی گھل سنیہدا

چشماب تج و چھائیاں، دل کیتا و پھرا

لٹک چلندا آؤندا شاہ عنایت میرا

میں اڑیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

اوہ اجھیا کون ہے جا آکھے جیہدا

میں وچ کیہہ تقصیر ہے، میں بروا تیز

تیں باعجھوں میرا کون ہے، دل ڈھاؤ نہ میرا

میں اذیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا
ڈھونڈ شہر سب بحالیا قاصد گلا کیہدا
چڑھیاں ڈولی پریم دی دل دھڑکے میرا
آؤ شاہ عنایت قادری جی چاہے میرا
میں اذیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا
پہلی پوزی پریم دی بل صراطے ڈیا
حامی کے حج کرن میں مکھ دیکھاں تیرا
آؤ عنایت قادری ہٹھ پکڑیں میرا
میں اذیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا
جل بل آہیں ماریاں دل پتھر میرا
پا کے کنڈی پریم دی دل کمحجو میرا
میں دع کوئی نہ آپیا دع پردا میرا
میں اذیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا
دست کنگن، ہاہیں چوڑیاں، گل نور گچ چولا
رانجمن مینوں کر گیا کوئی راول رو لا
میں اذیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

بلھا! شوہ دے واسطے دل بھڑکن بھائیں
اوکھا پینڈا پریم دا، دکھ گھدنا تائیں
دل وچ دھکے جھیر دے، سردھائیں میرا
میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

(قانونِ عشق از انور علی روہنگی کافی نمبر ۱۶)

میں بے قید

میں بے قید آں میں بے قید، نہ روگی نہ وید
نہ میں مومن نہ میں کافر، نہ سیدی نہ سید
چودھیں طبقیں سیر اسادا، کتے نہ ہوئے قید
خرابات میں چال اسادی، نہ شو بھا نہ عیب
بلھے شاہ دی ذات کی پچھنچیں، نہ پیدا نہ پید

(کلام بلھے شاہ از نذر یار احمد ص ۶۷)

میں تیرے قربان

بھاویں جان نہ جان دے ویٹرے آ وڈ میرے
میں تیرے قربان
دے ویٹرے آ وڈ میرے

تیرے جہیا ہور نہ کوئی
ڈھونڈاں جنگل بیلا روہی
سارا جہان ڈھونڈاں
وے دیہرے آؤ میرے
لوکاں تے بھانے چاک مہیں دا
رانجھا لوکاں وچ کہیندا
سادا تاں دین ایمان
وے دیہرے آؤ میرے
ماپے چھوڑ گئی لڑ تیرے
شاہ عنایت سائیں میرے
لائیاں دی لج جان
وے دیہرے آؤ میرے

(آنون مشق از انور علی روہنگی کافی نمبر ۲)

میں چوڑیڑی آں

میں چوڑیڑی آں پچے صاحب دی درباروں
دھیان کی تھیں، گیان کا جھاڑو مکام کر دو ہنت جھاڑوں

قاضی جانے، حاکم جانے، فارع خطی بیگاروں
رات دنیں میں ایہو منگدی، دور نہ کر درباروں
میں چوڑیڈی آں پچے صاحب دے درباروں
تھہ با جھوں میرا ہورنہ کوئی، کیس ڈل کروں پکاروں
بلھا! شوہ عنایت کر کے بخرا ملے دیداروں

(کلمات بھے شاہ، فتح مونظیر، کافی نمبر ۱۳۰)
میں سنبھرا چُن چُن ہاری
میں سنبھرا جن جن ہاری
ایس کسنهے دے کندے بھلیرے! اڑاڑ چڑی پاڑی
ایس کسنهے دا حاکم کرڑا، ظالم اے پنواری
ایس کسنبے دے چار مقدم مالہ منگدے بھاری
ہورنا چکیا پھویا پھویا، میں بھر لئی پئاری
چک چک کے میں ذہری کجھا، لتعھے آن بپاری
اوکھی گھائی مشکل پنیڈا، سر پر گھٹڑی بھاری
عملاء والیاں سب تکھے سکھاں رہ گئی او گنہاری
ساری عمر اکھڑڈ گوائی، اوڑک بازی ہاری

الست کہیا جد اکھیاں لا یاں ہن کیوں یار و ساری
اکو گھر وچ و مددیاں رسدیاں ہن کیوں نیاری
میں کمینی، چھجھی، کوچھی، بے گن کون و چاری
بلھا شوہ دے لائق نا ہیں شاہ عنایت تاری
میں کشمکشا چن چن ہاری

(کلیات پہنچے شاہ فقیر محمد فتحی رحمانی نمبر ۲۶)

نی مینوں لگڑا عشق

نی مینوں لگڑا عشق اول دا
روز ازل دا

وچ کڑا ہی ٹل ٹل جاوے ٹکیاں نوں چا تلدا
مویاں نوں ایہہ دل دل مارے ولیاں نوں چا ولدا
کیا جانا کوئی چنگ لکھیں اے نت سول کلیجے سل دا
تیر جگر وچ لگا عشقوں نہیں ہلایاں ہلدا
بلھا اشوہ دا نہیں انوکھا نہیں رلایاں رلدا

نی مینوں لگڑا عشق اول دا

روز ازل دا

(کلیات پہنچے شاہ فقیر محمد فتحی رحمانی نمبر ۲۹)

ہندو، نہیں نہ مسلمان

ہندو، نہیں نہ مسلمان بھے ترنجن، تج ابھان
 سنی نہ، نہیں ہم شیعہ صلح کل کا مارگ ایا
 بھکھے نہ، نہیں ہم ربے ننگے نہ نہیں ہم کجے
 روندے نہ، نہیں ہم ہسدے اجڑے نہ، نہیں ہم وسدے
 پاپی نہ، سدھری ناں پاپ پن کی راہ نہ جاں
 بلھے شاہ! جو ہر چت لांگے
 ترک اور ہندو دو جن تیاگے

(کلام بلھے شاہ از نذر یا حمد ص ۸۲)

ہن کیہے تھیں آپ چھپائیدا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 کتے ملاں ہو بلیندے ہو کتے سنت فرض دیندے ہو
 کتے رام دوہائی دیندے ہو کتے ماتھے تلک لگائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 میں میری ہے کہ تیری ہے پرانت بھسم کی ڈھیری ہے
 ڈھیری توں ہن کیری ہے ڈھیری توں ناج نچائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

کتے بیسر چوڑا پاؤ گے کتے جوڑا شان ہنداؤ گے
 کتے آدم ہوا بن آؤ گے کدی تیتحوں بھی نہمل جائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 باہر ظاہر ذریا پائیو آپے ڈھوں ڈھوں ڈھوں بجا یو
 مج تے اپنا آپ لکھائیو پھر عبداللہ دے گھر دھائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 جو یاد تساڑی کردا ہے اوہ موياں توں اگوں مردا ہے
 اوہ موياں بھی تیتحوں ڈردا ہے مت موياں نوں مار سکھائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 بندرا بن گنو چہادے لنگا چڑھ کے ناد بجاوے
 کئے دا بن حاجی آوے واہ دا رنگ وٹائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 منصور تار تے آیا ہے تسمیں سولی کپڑ دوایا ہے
 میرا بیر نہ بابل جایا ہے تسمیں خون دیو میرے بھائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 بلحاشوہ ہن صحیح سنجھاتے ہو ہر صوت نال پچھارتے ہو
 کتے آندے ہو کتے جاندے ہو ہن میتحوں بھل نہ جائی دا
 ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
 (قانون مشق از انور علی روڈ بھی کافی نمبر ۹۰)

ہن میں لکھیا سو ہنا یار

ہن میں لکھیا سو ہنا یار۔ جس دے حسن دا گرم بازار
 جد احد اک اکلا سی، نہ ظاہر کوئی تھجھی سی
 نہ رب رسول نہ اللہ سی، نہ جبار تے نہ قہار
 بے چون و بے چگو نہ سی، بے شبیہ بے نمونہ سی
 نہ کوئی رنگ نہ نمونہ سی، ہن گوتاں گون ہزار
 پیارا پہن پوشکاں آیا، آدم اپنا نام دھرایا
 احد توں بن احمد آیا، نبیاں دا سردار
 ”کن“ کہیا ”فیکون“ کہیا، بے چونی سے چون بنایا
 ”احد“ دے وچ ”میم“ رلایا، تاں کیتا ایڈپسار
 ہن میں لکھیا سو ہنا یار، جس دے حسن دا گرم بازار
 تھوں میت تھوں بت خانہ، برتی رہاں نہ روزہ جانا
 بھل گیا وضو نماز دو گانہ، میں پر جان کراں بلہار
 پیر پنځبر اس دے بردے، انس ملائک سجدے کر دے
 سرقدماں دے اتے دھردے، سب توں وڈی اوہ سرکار
 جو کوئی اس نوں لکھیا چاہے، با جھ ویلے لکھیا نہ جائے
 شاہ عنایت بھیت بتائے، تاں کھلے سب اسرار
 ہن میں لکھیا سو ہنا یار، جس دے حسن دا گرم بازار
 (کلیات بلہ شاہ از فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۵۲)

چھنچھروار

چھنچھروار او تاولے دنخ سو جن دی سو
اساں مزگھر پھیرنا آؤتاں جو ہوئی ہوگ سو ہو
واہ واہ چھنچھر دار وہیلے دکھ جن دے میں ول پلے
ڈھونڈاں او جڑ جنگل بیلے اوپڑن رین کلڑے دلے
برہوں گھیریاں

گھڑی تاہنگ تاڑیاں تاہنگاں راتمیں ستوے شیر اولادنگاں
اچی چڑھ کے کوکاں چاہنگاں سینے اندر رڑکن سانگاں
پیارے تیریاں

ایت وار

ایت وار سنت ہیں جو جو قدم دھرے
اوہ بھی عاشق نہ کہو جو سردیندا عذر کرے
ایت ایت وار بھائت وچوں جائے بھر دی ساعت
میرے دکھ دی سئے حکایت آ عنایت کرے ہدایت
تاں میں تاریاں

تیری یاری جیسی نہ یاری تیرے گھڑ و چھوڑے ماری
عشق تاڑا قیامت ساری تاں میں ہویاں دیدن بھاری
کر کجھ کاریاں

سوموار

بلھا روز سوم وار دے کیا چل چل کرے پکار
اگے لکھ کروڑ سہیلیاں میں کس دی پانی ہار
میں دکھیاری دکھ سوار روناں اکھیاں دا رزگار
میری خبر نہ لیندا یار ہن چاتا مردے مار
مویاں نوں مار دا
میری او سے نال لڑائی جس نے مینوں برچھی لائی
سینے اندر بھانھبڑ کائی کٹ کٹ کھائے برہوں قصائی
پچھا یار دا

منگل وار

منگل میں گل پانی آگیاں لباں تے آون ہار
میں گھسن گھیراں گھیریاں اوہ دیکھے کھلا کنار
منگل بدیواں دلا دے بڈھے شوہ دریا داں جاندے
کپڑ کڑک دوپھریں کھاندے دلوں غوطیاں دے منہ آندے
مارے یار دے
کنڈھے دیکھے کھلا تماشا ساڑی مرگ اوہناں دا ہاسا
دل میرے وچہ آیا سو آسا ویکھاں دیسی کدوں دلاسا
نال پیار دے

بده وار

بده سدھ رہی محبوب دی سدھ اپنی رہی نہ ہور
میں بلہاری اوں دے جو کمچدا میری ڈور
بده سدھ آگیا بدھوار میری خبر نہ لے دلدار
سکھ ڈکھاں تو گھتاں وار دکھاں آن ملایا یار
پیارے تاریاں
پیارے چلن نہ دیاں چلیا لے کے ہال زلف دے ولیا
جاں اوہ چلیا تاں میں چھلیا تاں میں رکھاں دل وچہ رلیا
لیساں واریاں

جمعرات

جمعرات سوہاونی دکھ درد نہ آہا پاپ
اوہ جامس ساڑا چمن کے آیا تماشے آپ
اگوں آگئی جمعرات شرابوں مگر ملی برات
لگ چکیا مست پیالہ ہات مینوں بھل گئی وات صفات
دیوانی ہورہی
اکی زحمت لوک نہ پاون ملاں گھول تعویذ پلاون
پڑھن عزیمت جن بلاون سیاں شاہ مدار کھلاون
میں چپ ہورہی

روز جمعہ

روز جمعہ دے بخیاں میں جیہیاں لکھ ہزار
پھراوہ کیوں کرنہ بخشی جیہڑی پنج مقیم گزار
جمعہ دی ہور و ہور بہار جاتا صحیح شار
بی بی باندی بیڑا پار سرتے قدم دھریندا یار
سوہاگن ہورہی
عاشق ہو ہو گلاں دسیں چھوڑ معشوقاں کینوں نتیں
بلکھا شوہ اساؤے دسیں نت انھ کھیڈیں نالے ہمیں
لگ گل سورہ



بارہ ماہ حضرت بلھے شاہ علیہ الرحمۃ اسوں

اسوں تکھوں سند لیوا واقچے سوراںی
غمن کیا تم کا ہے کو جو کھمل آیا جی
اسوں اس اس ساڑی آس ساڑی جند ساڑے پاس
جگر مڈھ پریم دی لاس دکھاں ہے سکائے ماس

سولاں ساڑیاں

سولاں ساڑی رہی بھال منھی تدوں نہ گیاں ہال
الئی پریم گمردی چال بُختا شوہ دی کرساں بھال

پیارے ماریاں

کاتک

کہو کا تک کیسی جو بیوں کئھن نہ بھوگ
سیس کہر ہتھ جوز کے مانگوں بھکھ نجوگ
کٹک میا تم کتن لگی چاٹتاں ہویاں اتن
در در لئی دھنماں گھن اونکی گھاث پچائے پئن

شاہے واسطے

ہن میں موئی بیدردا لوکا کوئی دیہو اچھی چڑھ ہو کا
میرا اس سنگ نیہوں چڑواکا بلکھا شوہ بن جیون اوکھا

جاند اپاس تے

مگھر

مگھر میں رہیاں سوہد کے سب اونچے نیچے دیکھ
پڑھ پنڈت پوتحی بھال رہے ہر ہر سے رہے لیکھ
مگھر میں گھر کدھر جاندا راکش نیوں ہڈاں نوں کھاندا
سر ہر سر جی پیا کرلاندا آوے لعل کے دا آندما
باندی ہورہاں

جو کوئی سانوں یار ملاوے سوز الہ تھیں سرد کراوے
پٹھ توں پیٹھی ستی اٹھاوے بلکھا شوہ بن نیند نہ آوے
بھانویں سورہاں

پوہ

پوہ ہن پوچھوں جائیکے تم نیارے رہو کیوں میت
کس موہن من موہ لیا جو پتھر کر یو چیت
پانی پوہ پون کت گیاں لدے ہوت تاں اُبگو گھیاں
ناں سنگ ماپے بھن سیاں پیارے عشق چواتی لیباں

دکھاں رویاں

کڑ کڑ کپڑ کڑ کڑ
جو تھل وچہ بیڑے پائے
جیوندی موئی نی میریئے ماۓ
بلخا شوہ کیوں ابجے نہ آئے

بنجوں ڈولیاں

ماگھ

ماگھی نہاون سب سیاں جو تیرتھ کر سیاں
حجج حجج برے منکھلا میں اوہدا کرت اشناں
ماگھ مینے گئے اولادگ نویں محبت بہتی تاہنگ
عشق موذن دتی باگھ پڑھاں نماز پیا دی تاہنگ
دعا نمیں کی کراں

آکھاں پیارے میں ول آ تیرے کھے دیکھن دا چاہ
بھانویں ہور تی نوں تاء بلخا شوہ نوں آن ملا

تیری ہورہاں

پھاگن

پھاگن پھولے کھیت جیوں تن بن پھول سنگھار
ہرڈالی پھول پھاں مگل پھولن کے ہار
ہوری کھیلن سیاں مھکن میرے نین جھلاریں دگن

اوکھے جیوندیاں دے دن تکن سینے بام پریم دے تکن

ہوری ہور عی

جو کچھ روز ازل تھیں ہوئی لکھی قلم نہ میئے کوئی
دکھاں سولاں دتی ڈھوئی بُختا شوہ نوں آکھو کوئی

جس نوں رو رعی

چیت

چیت چمن میں کوٹلاں نت کو کو کرن پکار

میں سن گھن گھن جھر مر اس کب گھر آؤے یار

ہن کیہ کراں جو آیا چیت من تن پھول رہے سب کھیت

اپنا انت نہ دیندے نہ بھیت ساڑی ہار تساڑی جیت

ہن میں ہاریاں

ہن میں ماریا اپنا آپ تساڑا عشق اسادا کھاپ

تیرے نہیوں دا سوکھا ناپ بُختا شوہ کیہ لا یا پاپ

کارے ماریاں

بیساکھ

بسا کھی کا دن کٹھن ہے جے سگ مہت نہ ہو

میں کس کے آگے جا کھوں اک منڈی بھادو

تاں میں بھاوے سکھ بسا کھ کچیاں پیاں تے پکی واکھ
لاکھی لے گھر آیا لاکھ تاں میں بات نہ سکاں آکھ
کونسائ والیاں

کونسائ والیاں ڈاہڈا زور ہن میں تھر تھر ہویاں ہور
کندے پڑے کلیجے زور بُخٹا شوہ بن کوئی نہ ہور

جن گھت گالیاں

جیٹھ

جیٹھ جیسی موبے آگن ہے جبکہ نچڑے میت

سن سن گھن گھن جھر مردیں جو تمri یہ پریت

لوواں دھپاں پھندیاں جیٹھ مجلس بہن دی باگاں پیٹھ

تی تھنڈی دے چینھ دفتر کڈھ پرانے سینھ

موہراں کھاندیاں

اج کل سد ہولی البتہ ہن میں آکلیجہ ٹغا

نہ گھر کونت نہ دانا بھتا بُخٹا شوہ ہوراں سنگ دا

سینے کانیاں

ہاڑ

ہاڑ ہڑت سو ہے جھٹ پٹے جو لگی پریم کی آگ
جس لا گے تسلی بھجے جو بھور جلا دے بھاگ
ہن کی کراں جو آیا ہاڑ تن دچھے عشق تپایا بھاڑ
تیرے عشق نے دتا ساڑ روواں اکھیاں کرن پکار
تیری ہاوڑی

ہاڑے گھتاں شامی اگے قاصدے کے ہوڑ دگے
کالے گئے تے آئے بگے بُکھا شوہ بن ذرا نہ تگے
شامی باہوڑے

ساون

ساون سو ہے مینکھلا گھڈ سو ہے کرتار
ٹھور ٹھور عنایت بے پپیا کرے پکار
سوہن ملہاراں سارے ساون دوتی دکھ لگے اٹھ جاون
نینگر کھیڈن کڑیاں گاون میں گھر رنگ رنگیلے آون
آساں پنیاں

میریاں آساں رب پچایاں میں تاں ان سنگ اکھاں لایاں
سیاں دین مبارک آئیاں شاہ عنایت آکھاں سائیاں
آساں پنیاں

۱۳

بھادوں

بھادوں بھاوے تب سکھی جو پل پل ہو وے ملا پ
جو گھٹ دیکھوں کھول کے گھٹ گھٹ دیوچہ آپ
آہن بھادوں بھاگ جلایا صاحب قدرت سی ۔ پایا
ہر ہر دے وچہ آپ سایا شاہ عنایت آپ لکھایا
تاں میں لکھیا
آخر عمر ہوئی تلا پل پل منکن نین تحملے
جو کجھ ہوی کری اللہ بُکھا شوہ بن کجھ بھلا
پرم رس چکھیا

دوہڑے

۱

اس کا مکھ اک جوت ہے گھنکٹ ہے سنار
گھنکٹ میں وہ چھپ گیا مکھ پر آنچل ڈار

۲

ان کو مکھ دکھائے ہے جن سے اس کی پیت
ان کو ہی ملتا ہے وہ جو اس کے ہیں میت

۳

منہ دکھاوے اور چھپے چھل بل ہے جگ دیس
پاس رہے اور نہ ملے اس کے بسوے بھیں

۴

بلھا قصر نام قصور ہے او تھے مونہوں نہ سکن بول
او تھے پچ گردن ماریئے او تھے جھوٹھے کرن کلوں

۵

بلھا قصور بے دستور او تھے جاناں بنیاں ضرور
نہ کوئی پن نہ دان ہے نہ کوئی لاغ دستور

115

۶

بلھیا دھرم سالہ دھڑوائی رہندے شاکر دوارے نمگ
وج مستیاں کو سئے رہندے عاشق رہن الگ

۷

بلھیا دارے جائیے اوہناں توں جھوے گیس دین پرچا
سوئی سلائی دان کرن تے آہن لین چھپا

۸

بلھیا دارے جائیے اوہناں توں جھوے مارن کپ ٹھوپ
کوڈی لمحی دین چاتے بفہر گھاؤ گھپ

۹

نہ خدا مسیتے لحمد ا نہ خدا وج کعبے
نہ خدا قبراں کتاباں نہ خدا نمازے

۱۰

نہ خدا میں تیرتھ ڈنھا اینویں پنڈے جھاگے
بلھا شوہ بہ مرشد مل گیا یعنے سب ٹھا دے

۱۱۶

۱۱

بلھیا پرسوں کافر تھی گیوں بت پوجا کیتی کل
اسیں جا بیٹھے گھر اپنے اوتحے کرن نہ ملیا گل

۱۲

بلھیار غین غرورت ساڑست تے مان کھو ہے وچ پا
تن من دی سرت گواوے گھر آپ ملے گا آ

۱۳

بلھیا ہجرت وچ اسلام لے میرانت ہے خاص آرام
نت نت مراں تے نت نت جیواں میرانت نت کوچ مقام

۱۴

بلھیا عشق جن وے آئے کے سانوں کیتوں ڈوم
اوہ پربھ اسادا تھی ہے میں سیوا کنوں شوم

۱۵

بلھیا عاشق ہو یوں رب دا ملامت ہوئی لاکھ
لوگ کافر کافر آخدے توں آخو آخو آکھ

۱۷

۱۶

بلھیا پنڈے پڑے پریم کے کیا پنڈا آواگون
اندھے کو اندھا مل گیا راہ بتاوے کون

۱۷

بلھیا من منجولا منج دا کتے گوشے بہہ کے کٹ
ایہہ خزانہ تینوں عرش دا توں سنجل سنجل لٹ

۱۸

بلھیا چیری مسلمان دی ہندو توں قربان
دونہاں توں پانی وار پی جو کرے بھگوان

۱۹

بلھیا ملا اتے شاپھی دونہاں اکو چوت
لوکاں کر دے چانناں آپ ہمیرے نت

۲۰

بلھیا پی شراب تے کھا کباب یئھ بال ہڈاں دی اگ
چودی کرتے بھن کمر رب دا اوس ٹھکاندے ٹھکنوں ٹھک

۱۸

۲۱

بلھیا چل سنیار دے جتھے گھناں گھریئے لاکھ
صورت آپو اپنی توں اکو روپا آکھ

۲۲

پھری رت شگوفیاں والی چڑیاں چکن نوں آئیاں
اکناں نوں جریاں لے کھاہد اکناں نوں پھاہیاں لا ایاں
اکناں نوں آس مژن دی آہی اک سخ کتاب چڑھائیاں
بلھے شاہ کیہہ دس اوہناں دے اوہ قسمت مار پھسائیاں

۲۳

بلھیا اچھے دن تو پچھے گئے جب ہر سے کیا نہ ہیت
اب پچھتاوا کیا کرے جب چڑیاں چک گئیں کھیت

۲۴

اوہ ہادی میرے اندر بولیا رڑھ پڑھ گئے گناہاں
پھاڑیں لگا باجرہ شہتوت لگے پھرواہاں

۲۵

اللہ توں میں تے قرض بنایا ہتھوں توں میرا قرضائی
اوٹھے تاں میری پرورش کیتی جتھے کے نوں خبر نہ کائی

۱۱۹

اوھوں تاہیں آئے اتھے جاں پہلے روزی آئی
بلے شاہ ہے عاشق جس تحقیق حقیقت پائی

۲۶

بلھیا کنک کوڈی کا منی تینوں کیہے ٹکوار
آئے تھے نام چن کو اور دچھ لیتے مار

۲۷

بھٹھ نمازاں تے چکڑ روزے کلے تے پھر گئی سیاہی
بلے شاہ شوہ اندروں ملیا بھلی پھرے لوکائی

۲۸

بلھیا آوندا ساجن دکیہ کے جاندا مول نہ دنخ
مارے درد فراق دے بن بیٹھے باہمن شیخ

۲۹

بلے شاہ اوہ کون ہے اتم تیرا یار
اوے کے ہاتھ قرآن نہ ہے اوے گل زنار

۳۰

بھا چل باور چی خانے یار دے جتنے کوہا کا عی ہو
اوتنے موئے کسن بکرے توں لامے نہ ڈھو

۱۲۰

۳۱

بلھے نوں لوک متیں دیندے بلھیا توں جابوہ مسیتی
وچ مسیتاں کیہے کجھ ہندابے دلوں نماز نہ نیتی
باہروں پاک کیتے کیہے ہندابے اندروں نہ گئی پلیتی
بن مرشد کامل بلھیا تیری اینویں گئی عبادت کیتی

۳۲

اپنے تن دی خبر نہ کائی ساجن دی خبر لیاوے کون
نہ ہوں خاکی نہ ہوں آتش نہ ہوں پانی پون
کپے دے وچ روڑ کھڑک دے مور کھاکھن بولے کون
بلھا سائیں گھٹ گھٹ رنویاں جیوں آئے وچ لوں

۳۳

اربع عناصر محل بنایو وچ وڑ بیٹھا آپے
آپے کڑیاں آپے نینگر آپے بنائیں ماپے
آپے مریں تے آپے جیویں آپے کریں سیاپے
بلھیا جو کجھ قدرت رب دی آپے آپ سنجھا پے

۳۱

۳۲

بلھیا رنگ محلیں جا چڑھیوں لوکی بھیں آکھن خبر
اساں ایہ کجھ دنیا توں وٹھا منہ کالا تے نیلے بھر

۳۳

اٹ کھڑکے دکڑ دبے تا ہو دے چلما
آون فقیر تے کھا کھا جاون راضی ہو دے ہلما

۳۴

بلھیا جیسی صورت میں دی تمیسی صورت نہیں
اک نکتے دا پھیر ہے بھلا بھرے جہاں

۳۵

بلھیا کھا حرام تے پڑھ شکرانہ کر تو بہ ترک ٹواباں
چھوڑ بیت تے پکڑ کنارہ تیری محمدی جان ھذابوں
اوہ حرف نہ پڑھیے مت رہسی جان جوابوں
بلے شاہ چل او تھے چلے جھوے منع نہ کرن شرابوں

۳۶

بلھیا بے توں فازی بنائیں لک بندھ تکوار
پھلوں رہنگو مار کے بھپھواں بکافر مار

۱۲۲

۳۹

بلھیا ہر مند رموم آئکے کھو لیکھا دیہوتا
پڑھے پنڈت یا ہندے دور کے احق لیے بلا

۴۰

وحدت دے دریا دسیندے میری وعدت کتوں دھائی
مرشد کامل پار لکھایا باجھ تلہے سرناہی

۴۱

بلھیا سب مجازی پوڑیاں توں حال حقیقت ویکھ
جو کوئی او تھے پہنچا چاہے بھل جائے سلام علیک

۴۲

بلھیا قاضی راضی رشو تے ملاں راضی موت
عاشق راضی راگ تے نہ پرتیت گھٹ ہوت

۴۳

ٹھاکر دوارے ٹھک بسیں بھائی دوار میت
ہر کے دوارے بھکھ بسیں ہمری ایہہ پرتیت

۴۴

بلسے شاہ چل او تھے چلیے جتھے سارے ہوون انھے
نہ کوئی ساڑی قدر پچھانے نہ کوئی سانوں منے

۱۲۳

۳۵

بلصا دھرم سالہ وچ ناہیں جتھے مومن بھوگ پوائے
وچ مسجھاں دھکے مل دے طاں تیوڑی پائے
دولتندار نیں بوہیاں اتے چوب دار بھائے
پکڑ دروازہ رب پچے دا جھسوں دادکھ دلدا مش جائے

۳۶

ہورنیں سچے گھویاں اللہ اللہ دی گھل!
کجھ رولا پایا عالمان کجھ کاغذان پایا جعل

۳۷

بلصا میں منی گھیار دی گھل آکھ نہ سک دی ایک
تر میرا کیوں گھریا مت جائے علیک سلیک

۳۸

بلھا شوہ تھیں دکھ نہیں پر دیکھن والی اکھ نہیں

۳۹

سنک کوڑی کا منی تھیں کبھے سکوار
آیا سیں جس بات کو بھول گئی وہ بات

گندھاں

۱

کہو سرتی گل کاج دی میں گندھاں کیتیاں پاؤں
سا ہے تے نجح آؤی ہن چاہلی گندھ گھتاوں
بابل آ کھیا آن کے تم سا ہوریاں گھر جاناں
ریت او تھوں دی اور ہے مژہ پیر نہ اتھے آناں
گندھ پہلی نوں کھول کے میں بیٹھی برلاواں
اوڑک جاون جاوناں ہن میں داج رنگاواں
ویکھوں طرف بازار دی سب رستے لائے
پلے ناہیں روکڑی سب مجھ سے بھاگے

۲

دو جی کھلوں کیا کھوں دن تھوڑے ریہنداے
سوں سکھے رل آوندے سینے وچ بیہنداے
جمل و ملی میں ہوئی تندکت نہ جاناں
نجح اینویں رل آؤی جیوں چڑھ دا ٹھاناں

۷۵

۴

تھی کھولوں دکھ سے رو نہیں نہ ہٹ دے
کس نوں پچھاں جائیکے دن جاندے گھٹ دے
گھن والیاں سب بیاریاں میں کو گھن نا ہیں
ہتھ ملے مل سر دھراں میں روواں ڈھائیں

۵

چوتھی کھولی کیا ہوا رل آدن سیاں
ورد کے نہ کیتا سب بیج گھر سھماں
وطن بیگانہ دیکھنا کہہ کرئے ماتاں
بابل گپڑ چلا دی بن جاناں

۶

پنجویں کھولوں کوں کے کرسوز پکاراں
پہلی رات ڈراوی کھوں دلوں وسراں
مدت تھوڑی آ رہی کوئی راج ہنا داں
جا آ کر حومہ گھر ساہورے گندھ لاگ دعا داں

۷

گندھ پھیویں میں کھول کے جگ دیندی ہو کا
گھر آن پنچی مہمان ہاں کہہ کرئے لو کا

۱۲۶

لگا فکر فراق دا کیہہ کرئے کاراں
روون اکھیں میریاں جیوں وگن جھلاراں

۷

ستویں گندھ چاکھو لیا میں او سے حیلے
رو رو حال و تجایا رنگ ساوے پیلے
سول اساف نال کھیڈ دے نہیں ہوش سنجاۓ
ہن دسو سنگ سہیلیو کوئی چلو نالے

۸

اٹھویں نوں ہتھ ڈالیا میں تاں ہو دیوانی
جیوں مثل حباب ہے مجھلی بن پانی
دکھ درد اوے آن کے ہن لہو پیندے
برہوں دی دکان تے ساڑے گھاڑ گھڑپندے

۹

نانویں نوں چاکھولیا دن ریہندے تھوڑے
میں پونی کت نہ جاتیا ابے ریہندے گوہڑے
میں ترے لیندی ڈگ پئی کوئی ڈھون نہ ہو یا
غفلت گھٹ اجاڑیا اگوں کھیڈو گویا

۱۲

۱۰

دویں گنڈھ جا میں کھولی کیوں حمدی آئی
سب قبیلہ دلیں تمیں دے دلیں تراہی
آموں کھٹی دیندیئے جے زہر رلا دیں
میں حمدی ایس عذاب توں جند حمدادیں

۱۱

یا ہر اس گنڈھاں کھولیاں میں بھرے ماری
کھیاں سیاں ساہورے ہن میری داری
بانہہ سرہانے دے کدی اسی مول نہ سوندے
پھٹاں اتے لون ہے پھٹ سمرے لوندے

۱۲

گنڈھ کھولی میں باہر دیں کہہ ہوگ تھاشا
جس لامگی تھیں ڈھنڈے ہے بج چانے ہاسا
اک گئے نہ باہوڑے جت جت کے ہر دی
یعنیں اکھیں دیکھا ہوئے خاک قبر دی

۱۳

تیراں گنڈھیں کھولیاں نہیں لہو روئے
ہو یا ساتھ ادھار لا دھوپی کپڑے روئے

۱۲۸

سجن چادر تان کے سویا وچ جمرے
ابھے بھی نہ اوہ جامیا مج کتنے گزرے

۱۳

چوداں گندھیں کھولیاں لہو پینا کھاناں
جن راہاں وچ دعاڑ دی تنبیں راہیں جاناں
گلی چوٹ فراق دی دے کون دلاسا
سخت مصیبت عشق دی رت رہی نہ ماسا

۱۵

پندراء پنیں روز نیں کراں نفرے آہیں
شہر خموش ایواناں خاموش ہو جائیں

۱۶

سوہلاں گندھیں کھولیاں میں ہوئی نمائی
استھے پیش کے نہ جاسیا نہ اگے جانی
استھے آون کہیا اے ہویا جوگی دا پھیرا
اگے جا کے مارناں وچ کلر ڈیا

۱۷

ستاراں گندھیں کھولیاں سولائے دے ہاڑی
مویاں نوں دکھ ماردا پھر ظلم کثاری

۱۲۹

تن ہولاس سولاں دیریا رنگ جیوں پھول توری
آئے ایس جہان تے ایہو کیتی چوری

۱۸

کھولاس گندھ انھارویں دل کر کے راضی
ایہ چار دنां دی کھیڈ ہے بھرے دی بازی
جہاں ایہ فراق ہے اودہ رہندے مردے
نقارے وجہ کوچ دے میں سر پر بردے

۱۹

انی گندھیں کھولیاں میں سول پارا
ہن ایہ دیس بداریا دیکھے حال ہمارا
کنیں بہنی چاچیاں انھ کولوں گھیاں
کوئی دس نہ پاؤ ندا اودہ کیں دل گھیاں

۲۰

دیہہ گندھیں پھول کھولیاں ہن کت دل بھاگوں
گھی چنگ اور ہے سوؤں نہ جاگوں
بیٹھ مہماں سراتے سو پنجے باقی
جس صیبت ایہ نمی تھ بخت فراتی

۱۳۰

۲۱

اکی کھولوں کیوں نہیں میرے مگر پیادے
تیل چڑھایا سوز دا اساف ہور تکارے
جیون جینا ساڑ کا مایا منہ پائے
اسی پنی دیکھ کے اداسی آئے

۲۲

بائی کھولوں پہنچ کے سب میراں ملکاں
اوہناں ڈیرا کوچ ہے میں کھولاں پلکاں
اپنا رہنا کیہہ کراں کیہڑے باغ دی مولی
خالی جگ وج آئیکے سننے پر بھولی

۲۳

تئی جو کہوں کھولیاں وج آپ ساتھ
ہتھوں شان ٹور کے کویں دیکھ پچھاناں
الٹی پچھائی پے گئی دو جا ساتھ پکارے
پر زے پر زے میں ہوئی دل پارے پارے

۲۴

چوی کھولوں کھول دی چک پون نیڑے
سم جہاں دے ماریاں سوئی آئے نیڑے

۱۳۱

تیور ہور نہ ہویا نہ زیور نہ گئے
طعنے دینے دیوراں چپ کیتیاں سئے

۲۵

میں گھوالاں گنڈھ پھیویں دکھاں دل میلاں
ہنجواں دی گل ہارنی اسماں درد حملماں
دشماں ملیا سوز دا تلخ ترش سیاپے
تال دوہاں دے چلنماں من آیا جا پے

۲۶

محبیں گنڈھیں امام ہے کدی پھیر نہ پایا
عمر تو شرخ روز ہے سو لکھے آیا
پیالے آئے موت دے ایہ سب نے پئیے
ایہ دکھ اساؤے تال ہے سو جھو کئیے

۲۷

ستائی کھول سہیلو سب جتن سدھایا
دو نیناں نیں روندیاں مینہ ساون لایا
اک اک ساعت دکھ دی سو جتن گزاری
اگے جاتاں دور ہے سر گھٹڑی بھاری

۱۳۲

۲۸

اٹھائی گنڈھیں کھولیاں نہیں عقل اساتھی
ختی آئی زور دی سر چشماءں ماتھی
سکھاں توں ٹوٹی آ گئی دکھاں توں لاہی
بے چاری بے حال ہاں وچ سوز کڑاہی

۲۹

انتی گنڈھیں کھولیاں نہیں سختی ہٹ دی
لگا سینے بان ہے سر والاں پٹ دی
ات دل پھیرا پائیکے ایہ حاصل پایا
تن تکواریں توڑیا اک روپ اڈایا

۳۰

کھولی گنڈھ میں تیسویں دکھ درد رنجائی
کدی سروں نہ مک دی ایہ رام کہانی
مڑ مڑ پھیر نہ جیوناں تن چھپ دا لک دا
برہوں اجے خیال ہے ایہ سرتے ڈھک دا

۳۱

اک اک گنڈھ نوں کھولیا اکتی ہویاں
میں کندی پانی ہار ہاں اسٹھے کیتیاں رویاں

۱۳۳

میں گھر وچ چڑ کھڈار ساں دا پیانہ کاری
بازی کھیڈاں جت دی پر اتنے ہاری

۳۲

جی گندھیں کھولیاں جو کھولی بن دی
اٹی اک ائیر کے پھراں تا ناں تن دی
تا ناں ہو یا پورا ناں ہن کیکر لا ہواں
کھوں کھول تا باوری کھوں لیساں لا واں

۳۳

بہہ پر چھادیں کھولیاں ہن ہوئیاں تھی
اٹھے دو تن روز ہاں نت سوہریاں سکتی
رگمن چڑھی رسول دی سب داج رنگا دے
جس دے تھے بھاگ ہے اور رنگ گھر جادے

۳۴

چوتی گندھیں کھولیاں دن آئے نیڑے
ماں دے دل جادسائ رڈیں کیتے کھبوے
اوڑک دیلا جان کے میں نہیں لگایا
اس تن ہوناں خاک سی میں جا اوایا

۳۴

۳۵

بلھا پینتی کھول دی شوہ نیڑے آئے
بدلے ایس عذاب دے مت مکھ دکھلانے
اگے تھوڑی پیڑ سی نیوں کیا ویرانی
پی گلی اسادی آوڑے تاں ہوگ آسانی

۳۶

چھتی کھولوں ہس کے نال امر ایمانی
سکھاں گھاٹا ڈالیا سکھاں طولانی
گھلی دا پریم دی مرنے پر مرنے
ٹونے کامن میت نوں اجے ریہندے کرنے

۳۷

سینتی گنڈھیں کھولیاں میں مہندی لائی
ملائم وہی میں کراں مت گلے لگائی
اوہا گھڑی سلکھنی جاں میں ول آوے
تاں میں گانواں سو ہلے جے مینوں رادے

۳۸

اشتی گنڈھیں کھولیاں کیہہ کرنے لیکھے
نہ ہو ہے کاج سہاوناں بن تیرے دیکھے

۱۳۵

تیرا بھیت سہاگ ہے میں اس کیبھے کرساں
لیساں گلے لگائیکے پر مول نہ ڈرساں

۳۹

انسالی گندھیں کھولیاں سب سیاں رل کے
عنایت سج تے آوی ہن میں دل پھل کے!
چوزابایں سر دھڑی متھے سو ہے کنگناں
رگن چڑھی شوہ دصل دی میں تن من رنگناں

۴۰

کر بسم اللہ کھولیاں میں گندھاں چاہلی
جس اپنا آپ ونجایا سو سرجن والی
حج سونہنی میں بھاؤندی لھیندا آدے
جس نوں عشق ہے لال دا سو لال ہو جاوے
عقل نکر سب چھوڑ کے شوہ نال سدھائے
بن کھوں گل غیر دی اسماں یاد نہ کائے
ہن انا اللہ اکھ کے تم کرو دعائیں
پیا ای سب ہو گیا عبد اللہ ناہیں

More Books Visit www.iqbalkalmati.blogspot.com



SCAN IN
More Books Visit www.iqbalkalmati.blogspot.com



نجم الخطبہ
اضوال القبور
وقار شریعت
فضائل علم و عمل
کیمی جمال مصطفیٰ
اسوہ حسنہ
تہذیب رشت
حقیقت حالہ
تجھیز تکفین
تجھیق طلاق
سلک داعی عین
حضرت سلطان بابو
حضرت میال مخدیش
لکیاں نہیں وجہ
مدینہ سادی جانے

